ماہنامہ
معارف رضا کراچی
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان

با

مولانا
محمّدر
علی قا

* علام
* الحاج
* علام
* مند
* حا
* ریا
* حا

حدیثی
بیرونی ممالک
نوٹ :
"ماہنامہ معا

فون :

شمارہ (34) ذی الحجہ 1421ھ مارچ 2001ء

مشمولات

حدیہ فی شمارہ =/10 روپیہ سالانہ =/120 روپیہ

بیرونی ممالک =/10 ڈالر سالانہ، لائف ممبر شپ =/300 ڈالر

نوٹ: رقم دستی یا بذریعہ منی آرڈر/ بینک ڈرافٹ بنام

"ماہنامہ معارف رضا" ارسال کریں چیک قابل قبول نہیں

رابطہ: 25 - جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل) صدر، کراچی - 74400، پوسٹ بکس نمبر 489

فون:- 021-7725150 - 092 - اسلامی جمہوریہ پاکستان (E.mail:marifraza@hotmail.Com)

(پبلشر، مجید اللہ قادری نے باہتمام حریت پرنٹنگ پریس، آئی - آئی - چندریگر روڈ کراچی سے چھپوا کر دفتر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی سے شائع کیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اپنی بات

سید وجاہت رسول قادری

دارالعلوم منظر اسلام بریلی

(اسلامیان ہند کی نشأۃ ثانیہ کی تحریک کے آئینہ میں)

بہ آن گروہ کہ از ساغر وفا مستند　　　سلام ما بر سانید کہ ہر کجا ہستند

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

یکم محرم الحرام ۱۴۲۲ھ کی صبح طلوع ہونے والا نیا اسلامی سال دارالعلوم بریلی "منظر اسلام" کی تاسیس کا یادگاری سال ہوگا کہ اس دن اس کے قیام کے سو برس پورے ہوجائیں گے۔ برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش کی غالب مسلم اکثریت اہل سنت و جماعت ۱۴۲۲ ہجری کے پورے سال کو "صدر سالہ جشن تأسیس دارالعلوم بریلی" کے طور پر منانے کی تیاریاں کررہی ہے۔ اگر دارالعلوم بریلی (منظر اسلام) کی صد سالہ علمی اور دینی خدمات اور اسلامیان ہند کے مذہبی عقائد وافکار اور ان کی تعلیمی سیاسی اور معاشی پسماندگی پر مثبت اثرات کا جائزہ لیا جائے تو سواد اعظم کا یہ فیصلہ غلط نہیں ہے بلکہ جدید اسلامی نظام تعلیم، دوقومی نظریہ اور سرزمین ہند میں ایک ایسی اسلامی مملکت کے قیام کے داعی، محرک کی حیثیت سے کہ جس میں شریعت اسلامی کا قانون وآئین مکمل طور سے نافذ ہو، تمام خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ حکومت پاکستان سرکاری سطح پر بھی ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اس یوم تاسیس کی پذیرائی کرے۔

۱۸۵۷ء کو جنگ آزادی سے قبل اس وقت کے ہندوستان کے تقریباً تمام بڑے بڑے شہر خصوصاً دلّی، (دارالسلطنت) مرادآباد، خیرآباد، رامپور، لکھنؤ، جونپور، پٹنہ، فرید پور، ڈھاکہ، ٹھٹھ وغیرہ، اسلامی علوم وفنون کے بڑے مراکز تسلیم کئے جاتے تھے، جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد جہاں ظالم وعیار انگریزوں نے دلّی اور دیگر مراکز اسلامی علوم کو خصوصاً جہاں جہاں سے جنگ آزادی کیلئے انگریزوں کے خلاف فتوے دیئے گئے، تاخت وتاراج کیا اور مسلمانوں پر شدید ظلم توڑے، وہیں ان مراکز سے وابستہ وقت کے جید اساتذہ، علماء، فقہا اور مشائخ کرام کو بھی تہ تیغ کرڈالا، اور جو بچ رہے وہ ہندوستان کے دور دراز گوشوں میں عزت آبرو اور جان کی پناہ، گوشہ عافیت اور تلاش معاش کے سلسلے میں قیمتی "متاع گمشدہ" کی طرح روپوش ہوگئے۔ بعدہ، باقی ماندہ علمی مراکز یا تو انگریزوں نے اپنے جبر وزور کی بناء پر بند کرادئے معدودِ چند جو ان کی دست برد سے بچ رہے وہ وسائل کی کمیابی یا نایابی کی وجہ سے خود بخود بند ہوتے چلے گئے یا ان کی کارکردگی کمزور سے کمزور تر ہوتی چلی گئی، جن کی بہت سی دیگر وجوہات بھی تھیں، تو پھر زعماء ملت اور علماء شریعت نے اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی کہ قبل اس کے باقیات الصلحات علماء واساتذۂ فن اٹھ جائیں جن کے ساتھ ہی سرزمین ہند سے علم بھی اٹھ جائے، یہاں اسلامی علوم وفنون کا ایک ایسا مرکز قائم کیا جائے جو مسلم نوجوانوں کی دینی اور علمی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ ان کی کردار سازی بھی کرسکے۔ چنانچہ ان مقاصد کے حصول کیلئے ایک دردمند صوفی منش عالم اہل سنت حضرت مولانا حاجی سید عابد حسین علیہ الرحمہ نے چند مخلص

زعماء سے اہل سنت کے تعاون سے سہارنپور کے ایک قصبہ دیو بند میں ''اسلامی مدرسہ عربی'' کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا جو بعد میں دارالعلوم دیو بند کے نام سے مشہور ہوا۔ حضرت حاجی صاحب قبلہ خوش عقیدہ مسلمان تھے، اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری اور نذر و نیاز ان کا روز کا معمول تھا، سید عالم ﷺ کی ذات اقدس سے والہانہ عشق تھا۔ ہر ہفتہ پابندی کے ساتھ میلاد و فاتحہ کرنا ان کی زندگی بھر کا عمل تھا۔

بعد میں وہابی فکر سے متاثر انگریز نواز علماء سید صاحب کی سادگی اور درویشانہ مزاج کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دارالعلوم کے انتظامی امور میں دخیل ہوتے گئے اور آخر کار پوری انتظامیہ پر قابض ہو کر سفید و سیاہ کے مالک بن گئے تو وہاں خالصاً دین حق کے مواقع معدوم ہو گئے اور للّٰہیت ختم ہو گئی ۔ چنانچہ ایسے حال میں دارالعلوم کے اصل بانی مولانا حاجی سید محمد عابد حسین صاحب علیہ الرحمۃ نے ۳۰ ر سالہ خدمت کے بعد نظریاتی اختلاف کی بنا پر مدرسہ دارالعلوم کے کاروبار سے مجبوراً علیحدگی اختیار کر لی۔ حاجی صاحب کی علیحدگی کے بعد قابض علماء نے اسی طرح مدرسے کو چلایا جیسا انگریز چاہتے تھے۔ اس کی مزید تفصیل ڈاکٹر غلام یحیٰی انجم، صدر شعبۂ اسلامیہ، ہمدرد یونیورسٹی، نئی دہلی، کی تصنیف ''دارالعلوم دیو بند کا بانی کون؟'' میں دیکھی جا سکتی ہے۔

جب دیو بند اور علماء دیو بند کی جانب سے، فکر اسلامی کے خلاف اور تنقیص شان الوہیت و رسالت پر مبنی لٹریچر کی اشاعت شروع ہوئی اور قرآن و حدیث سے ثابت شدہ عقائد و معمولات اہل سنت کے رد میں کثرت سے کفر و شرک اور بدعت کے فتوے جاری ہونے لگے تو غیر منقسم ہندوستان کے طول و عرض کے علماء اہلسنت میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ اگر فوری طور پر دارالعلوم دیو بند کے مقابلے میں اہل سنت کا کوئی مرکزی دارالعلوم قائم نہ کیا گیا تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ آئندہ ۲۰/۲۵ ر برسوں میں دارالعلوم دیو بند کے فارغ التحصیل علماء، مدارس اہل سنت پر قابض ہو جائیں گے، اس طرح نہ صرف اہل سنت کے عقائد نظریات کا دفاع مشکل ہو جائے گا بلکہ سرزمین ہند سے اہل سنت کا استیصال شروع ہو جائے گا۔

اسی دوران تیرھویں صدی ہجری کے اختتام تک امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے علم و فضل، زہد و تقویٰ، اور تجدیدی کارناموں کا شہرہ برصغیر پاک و ہند بنگلہ دیش اور برما کے علاوہ بلاد عرب، افریقہ امریکہ، سری لنکا اور افغانستان تک پہنچ چکا تھا، چنانچہ اکابرین علما اہلسنت کے مشورے اور حقیقی اسلامی علوم و افکار کی نشر و اشاعت کے خواہاں بزرگان ملت کی تجاویز پر سرزمین بریلی پر، جو اس وقت تک امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی عبقری شخصیت کی وجہ سے اسلامیان ہند کا مرجع بن چکی تھی، ایک ایسے مرکزی دارالعلوم کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا کہ جہاں سے علوم اسلامی کی درس و تدریس کے علاوہ سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے سینکڑوں سال پرانے نظریات و عقائد کا ابلاغ اور ان کے دفاع کا بھی اہتمام کیا جا سکے۔ چنانچہ غالبًا شعبان ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء کو مجدد دین و ملت، امام العصر علامہ احمد رضا خاں قادری علیہ الرحمۃ کے دارالافتاء کے جوار میں ان ہی کی سرپرستی میں دارالعلوم بریلی ''منظر اسلام'' کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔

اس دارالعلوم میں درجہ علوم اسلامی، عقلیہ و نقلیہ کی درس و تدریس کے علاوہ طالب علم کی فکری اخلاقی اور روحانی تربیت کی ضروریات کا بھی خاص خیال رکھا گیا تھا۔۔۔۔ ''منظر اسلام'' محض کسی عمارت کا نام نہیں بلکہ یہ اس فکر اور نظریہ کا نام ہے، جس نے مسلمانوں کے دور ابتداء و غلامی میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی جدوجہد کو قوت و تقویت بخشی۔ سچ تو یہ ہے کہ دارالعلوم بریلی جن نظریات و عقائد کا امین ہے وہ ''محمدی'' نظریات و عقائد ہیں، وہ تاریخ کے تواتر میں سیدنا ابوبکر صدیق، خلفائے راشدین، صحابہ، تابعین و تبع تابعین، ائمہ کرام ان امت، اولیائے ملت (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے نظریات کا امین ہے۔

دارالعلوم بریلی ''منظر اسلام'' کے قیام نے علماء و دانشوران اہل سنت کو وسائل ابلاغ کی اہمیت کا احساس دلایا۔ چنانچہ اس کے قیام کے بعد سے بریلی شریف سے ماہنامہ ''الرضا'' اور ''یادگار رضا'' کا اجراء ہوا ایک ماہنامہ بھی ''رد مرزائیت'' کے نام سے مولانا حامد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کی ادارت میں شائع ہوتا رہا۔ اہل سنت پہلی بار کھل کر اور ساز و سامان کے ساتھ نشر و اشاعت اور صحافت کے میدان میں سامنے آئے کئی نو خیز مگر باصلاحیت مصنف مدیر، محقق اور صحافی دریافت ہوئے جنہوں نے آگے چل کر بہت مفید علمی اور مسلکی خدمات انجام دیں۔ جس کے مستقبل میں خاطر خواہ اثرات مرتب ہوئے۔ ''جماعت رضائے مصطفیٰ'' بریلی کے پلیٹ فارم سے علماء اہل سنت کی سینکڑوں کتب شائع ہوئیں۔

تحریک پاکستان کا مرحلہ آیا تو دارالعلوم بریلی کے وابستگان (علماء اور مشائخ) نے قوم کی رہنمائی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور آزادی کی منزل کے حصول اور اسلامی مملکت کے قیام کے لئے تن من دھن کی بازی لگادی، یہ دارالعلوم بریلی کے سرپرست اعلیٰ اور قافلۂ اہل سنت کے امیر وامام، احمد رضا خاں ہی تھے کہ جنھوں نے سب سے پہلے ہندو اور مسلم اتحاد کی شرعی بنیاد پر مخالفت کی، امام احمد رضا کے ایک مخلص مولانا عبدالقدیر بدایونی نے سب سے پہلے ۱۹۲۵ء میں مملکت خداداد پاکستان کا ایک تحریری خاکہ پیش کیا۔ بعد میں علامہ اقبال نے ۱۹۳۰ء میں جس کی تائید فرمائی اسی بنیاد پر قائد اعظم محمد علی جناح نے علیحدہ اسلامی مملکت پاکستان کا مطالبہ کیا۔ یہ وابستگان دارالعلوم بریلی تھے کہ جنھوں نے مسلم لیگ کے حق میں رائے عامہ کو بیدار کیا اور قوم کو منزل تک پہنچانے کی خواہش میں اخلاص کے اس مقام بلند تک پہنچ گئے کہ جہاں سے یہ نعرہ مستانہ ساری دنیا نے سنا کہ ''اگر کسی مرحلہ پر محمد علی جناح یا مسلم لیگ مطالبۂ پاکستان سے دستبردار یا بددل بھی ہوگئے تو ہم اپنی جدوجہد کو ترک نہیں کریں گے اور پاکستان حاصل کرکے دم لیں گے''۔

''دارالعلوم بریلی، منظر اسلام'' کا قیام اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تحریک ثابت ہوئی۔ یہاں سے ہر باطل نظریہ کے خلاف جہاد کی تحریک چلی۔ اس تحریک نے نہ صرف مسلمانوں کے سواد اعظم کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کی بلکہ ان کو وہ بالغ نظری اور سیاسی شعور وقوت بخشی کہ جس کی وجہ سے مسلمانوں کیلئے ایک علیحدہ خطۂ ارضی، پاکستان کا حصول ممکن ہوسکا۔ اسی تحریک نے ''قادیانیت'' اور ''قادیانیت نوازی'' کے فتنوں کا قلع قمع کیا اور سید عالم ﷺ کے مقام وعظمت اور ناموس رسالت کی پاسداری کا فریضۂ انجام دیا۔ گستاخان رسول کے منہ میں لگام دی، ان کی زبان وقلم کو فرنگی سوچ، مشرکانہ فکر کے اثر اور ''دیومالائی'' ''خواب پریشاں'' سے نکال کر حق شناس تحریروں اور ''سیرت مبارکہ'' کے معطر عنوانات سے لذت آشنا کیا، یہ ''دارالعلوم بریلی'' کی مصطفائی قوت'' ہی کی کرامت وہیبت ہے کہ ''گستاخان رسول'' کی ہنوات کا دفاع کرنے والے بھی آج بزعم خویش مقام مصطفیٰ (ﷺ) عظمت صحابہ واہل بیت اور ''عقیدۂ ختم نبوت'' کے تحفظ کے لئے گفتار کے غازی'' ہونے کا مظاہرہ کررہے ہیں۔ دارالعلوم بریلی نے اسلام کا وہ منظر دکھایا کہ جس سے برصغیر ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کیلئے جدوجہد اور قلمی وعملی جہاد کی سمت متعین ہوگئی ہے۔ اب یہ کام عالم اسلام کے سواد اعظم کا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائے، علم حقیقی ومفید کے حصول میں کوشش کرے اسے گوہر نایاب سمجھ کر جہاں سے بھی ہو چن لے، ''رضائے مصطفےٰ'' کے خطوط پر ایک جماعت ---- اہل سنت وجماعت ---- کے پرچم تلے خود کو منظم ومنضبط کرے۔ ''عشق رسول'' ﷺ کے نور سے اپنے جسم وجان کو منور اور اتباع سنت رسول ﷺ کی دلآویز خوشبوؤں سے اپنے قلب وروح کو معطر کرلے۔ اپنی تاریخ خود مرتب کرے تاکہ دنیا بھی سنور ے آخرت بھی بخیر۔

اگر آج ہم نے علم وعمل کی ان منور راہوں سے قوت وتوانائی حاصل نہ کی تو کل ''مرگ مفاجات'' کے ظلمتکدوں سے ہمیں نکالنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ اے امام احمد رضا! تم کو سلام کہ تم نے ''منظر اسلام'' کی راہ دکھا کر ہم مسلمانوں پر بڑا احسان کیا تم پر اللہ رحمت ورحم اور اس کے رسول رؤف ورحیم ﷺ کی جانب سے ابدالآباد تک رحمت رضوان کی بارش ہوتی رہے۔ تم نے جس طرح ہمارے دلوں میں ''چراغ عشق مصطفیٰ'' ﷺ کی لو کو مدھم نہ ہونے دیا بلکہ تیز سے تیز تر کردیا، اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہاری مرقد انور کو ''داغ عشق رخ شہ'' سے منور سے منور تر اور تمہارے ''جذبۂ عشق صادق'' کے صدقے میں تن سلطان زمن'' کی خوشبوؤں سے معطر سے معطر رکھے، تمہارے گھرانے میں علم نورانی وفراست ایمانی کی میراث کو برقرار اور ہماری آنے والی نسلوں کو تاقیامت تمہارے نقش قدم پر گامزن اور تمہارے فیوض وبرکات سے مستفاد رکھے اور اے دارالعلوم بریلی! اے ''منظر اسلام'' اے ''مظہر اسلام''! اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں تا صبح قیامت شاد وآباد اور پھلتا پھولتا رکھے کہ تم نے علم حقیقی کے پیاسوں کو سیراب کیا، اہل ایمان کو ''عشق رسول'' کی حلاوت سے لذت آشنا کیا، بے دینوں، گمرہوں کو راہ راست تک رہنمائی کی، بدمذہبوں کی سرکوبی میں کوئی کسر نہ چھوڑی، تم ''چراغ مصطفوی'' بن کر قیامت تک روشن وتاباں رہو۔

ایں دعا ازمن و جملہ جہاں آمین باد ---- !

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه سید نا و مولانا محمد وعلیٰ اله واصحابه اجمعین وبارك وسلم

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞
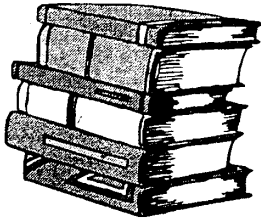
"تصنیفاتِ امام احمد رضا کے عربی خطبات اور ان کے محاسن و کمالات"

(تحریر: علامہ عبدالسلام رضوی★)

مجدد دین و ملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جملہ مصنفات کے اسماء تاریخی اور عربی ہیں اور ساتھ ہی مسجع و دلچسپ بھی۔

اس پر مزید یہ کہ ان اسماء سے جہاں تاریخ تصنیف کا علم ہوتا ہے، موضوع تصنیف سے بھی آگاہی ہو جاتی ہے نیز آپ نے اپنی اکثر و بیشتر تصانیف کا آغاز خود اپنے تصنیف کردہ عربی خطبات سے فرمایا ہے جو حمد و صلوٰۃ اور خدائے عزوجل اور رسول اکرم ﷺ کے اوصاف و کمالات کے عمدہ بیان پر مشتمل ہوتے ہیں اور ان میں موضوع تصنیف کی جانب بھی اشارہ ہوتا ہے بلکہ بعض میں تو اس مسئلہ ہی کو اجمالاً بیان کر دیا جاتا ہے جس کے لئے تصنیف عمل میں آئی۔

مصنفاتِ رضویہ کے ان خطبات میں بلندی تخیلات بھی ہے، ندرتِ افکار بھی۔ الفاظ کا شکوہ بھی، معانی کی عظمت بھی، زبان و بیان کی حلاوت بھی ہے، والہانہ ارادت و عقیدت بھی، مضامین کا تنوع بھی ہے، عظمت خدا (عزوجل) رسول (ﷺ) کا کامل لحاظ و پاس بھی، پاکیزہ استعارات بھی ہیں، خوبصورت تشبیہات بھی، فصاحت و بلاغت کی روح بھی ہے، صنائع و بدائع کا حسن بھی اور براعتِ استہلال و صنعت تجع کا تو تمام ہی خطبات میں التزام ملتا ہے۔ یہ خطبات بلا مبالغہ عربی زبان و ادب کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ اور لغات عرب پر وسیع النظری اور ان کے استحضار کا یہ عالم ہے، کہ فتاویٰ رضویہ کی بارہ مجلدات میں ایک سو تریپن رسائل ہیں لیکن سب کے خطبات جداگانہ ہیں اور ہر خطبہ میں رسالہ کے موضوع سے مناسبت بھی موجود اور صنعت تجع بھی مقصود۔ بلاشبہ نظم کے اعتبار سے "حسان الھند" اور "امام الکلام" کے القاب آپ کیلئے زیبا ہیں تو نثر کے لحاظ سے "سحبان الھند" کا وصف بجا طور پر آپ کے شایاں ہے۔

مثال کے طور پر جلد خامس (جدید) کے یہ خطبات ملاحظہ کریں:

(۱) لَکَ الْحَمْدُ رَبَّ الْاَرْبَاب ۔صَلِّ علی الحبیب الْاَوَّاب۔وَسَلِّمْ مَعَ الْاٰلِ وَالْاَصحاب۔وَاهْدِنا لِلْحَقِّ وَالصَّواب۔آمین، اِلٰهَنا الْوهاب۔ (رسالہ عباب الانوار، ان لانکاح بمجرد الاقرار) (جدید ایڈیشن ص ۹۴)

(۲) الحمد لِلّٰهِ الذی خَلَقَ مِنَ الطِّیْنِ بَشَرا۔وَجَعَلَ لَهُ نَسَبًا وَّ صِهْرا۔وَاَفْضَلُ الصلٰوۃ والسلام علٰی سیدِ الانام ۔وَاٰلِهِ الکِرام۔ وَصَحبِهِ العظام، علی الدوام (ھبۃ النساء، فی تحقیق المصاھرۃ بالزنا، ص ۲۴۴)

(۳) الحمد لِلّٰهِ الذی لَمْ یَرْتَضِ الطَّیِّباتِ اِلَّا لِلطَّیِّبِیْنَ الْاَخیار۔ وَتَرَکَ الْخَبِیْثِیْنَ لِلْخَبِیثاتِ الْاَقْذار۔وَالصَّلٰوۃ والسلام علٰی مَنْ اَمَرَ نا

★ ([illegible] جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی، انڈیا)

زادی کی منزل کے
ضا خاں ہی تھے کہ
ء میں مملکت خداداد
، پاکستان کا مطالبہ
ں مقام بلند تک پہنچ
د وجہد کو ترک نہیں

اس تحریک نے نہ
علیحدہ خطۂ ارضی،
موس رسالت کی
" سے نکال کر حق
خان رسول" کی
ہونے کا مظاہرہ
ہو گئی ہے۔ اب
لے، "رضائے
و جان کو منور اور

ہو گا۔ اے امام
سے ابدالآباد تک
خالی اسی طرح
معطر سے معطر
یوض و برکات
نے علم حقیقی کے
بس کوئی کسر نہ

باتَّجُنُّبِ عنْ كِلابِ النَّار۔وعلیٰ اٰله وصحبه الشّاهِرِينَ سُيُو فَهمْ علیٰ رُؤسِ المُبْتَدِعِيْنَ الفجّار۔(رسالہ ازالۃ العار، بحجر الکرائم عن کلاب النار، ص ۲۵۷)

(۴)الحمدلِلّٰه الْمُنْعِم علَينا فى الْمُعَجَّل والمُؤَ جَّل ۔والصَّلٰوة والسلامُ علی منْ ختم دفْتَرَ الرِّسالَةِ وسجَّل ۔ وعلیٰ اٰله وصحبه وجميعِ اَهْلِ دينه الْمُبْجَّل (رسالہ البسط المسجل، فی امتناع الزوجۃ بعد الوطی للمعجل، ص ۲۶۸)

(۵)الحمدللّٰه رب العلمين ۔وافضَلُ الصلوة والسلام علی السَّيِّد الْاَمين۔ الذی قال لهٗ ربُّهٗ فسلٰمٌ لَّکَ مِنْ اصْحٰبِ اليمين۔ اجلَّهٗ اجْلالاً وَّعزَّزهٗ تعْزِيزاً۔ وجعلَ تعْليقاتِ مواعيدِفضْله فى حق اُمَّته تنجيزا۔ صلّى اللّٰه تعالیٰ وسلّم عليه و علی اٰلِهٖ وصَحْبه المياميين ۔عددَكُلِّ برٍّوَّفاجرٍوَّبروحنث وعهدويمين۔(رسالہ الجوھرا لثمین ،فی علل نازلۃ الیمین، ص ۹۳۸)

فصیح و بلیغ زبان میں حمد وصلوٰۃ و نعت و منقبت رقم کرنا یقیناً کمال ہے لیکن چند مخصوص الفاظ کی پابندی کے ساتھ یہ خدمت انجام دینا اور ان الفاظ کو کمال حسن و خوبی کے ساتھ عبارت میں فٹ کرنا بلاشبہ اس سے بھی بڑا کمال ہے اور بفضلہ تعالیٰ یہ کمال بوجہ کمال و تمام سرکار اعلیٰ حضرت کو حاصل تھا۔

چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد اول کے خطبہ میں آپ نے بطور ایہام و توریہ نوے فقہی کتابوں کے نام ذکر فرمائے۔ حضرت مولانا قاضی عبدالدائم صاحب دائم خانقاہ نقشبندیہ ہری پور، پاکستان نے اس خطبہ کے بارے میں بہت ہی خوبصورت تبصرہ فرمایا ہے۔اس کا ابتدائی اقتباس نقل کیا جاتا ہے :

''تاہم ان میں سب سے زیادہ حیرت انگیز فتاویٰ رضویہ کا عربی خطبہ ہے جو بلاشبہ فصاحت و بلاغت کا ایک اچھوتا شاہکار ہے۔ دلکش اشارات، روشن تلمیحات، خوبصورت استعارات اور خوشنما تشبیہات پر مشتمل اس بلاغت پارے کی خصوصیت یہ ہے کہ خطبہ کے جملہ لوازمات و مناسبات یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد، رسول اللہ ﷺ کی تعریف صحابہ اور اہل بیت کی مدح، رسول اللہ ﷺ اور ان کے اہل بیت پر درود و سلام، یہ تمام چیزیں کتب فقہ اور ائمہ کے ناموں سے ادا کی گئی ہیں۔ یعنی کتب فقہ کے ناموں اور ائمہ کے اسمائے گرامی کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ کہیں حمد کے غنچے چٹک اٹھے ہیں کہیں نعت کے پھول کھل پڑے ہیں، کہیں منقبت کے گجرے بن گئے ہیں اور کہیں درود سلام کی ڈالیاں تیار ہو گئی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ جملہ محسنات بدیعیہ از قسم براعت استہلال اور رعایت سجع وغیرہ پوری طرح ملحوظ رکھی گئی ہیں۔ اتنی قیودات اور پابندیوں کے باجود خطبہ کی سلاست و روانی میں ذرہ برابر فرق نہیں پڑا۔نہ جملوں کی بے ساختگی میں کہیں جھول پیدا ہوا۔نہ تراکیب کی برجستگی میں کوئی خلل واقع ہوا۔

''ذٰلکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤتيه مَنْ يَّشاء ط واللّٰه ذوالفضل العظيم'' (۱)

آپ نے مارہرہ مطہرہ میں ۲۱ر محرم یوم جمعہ کو اپنے پیرو مرشد کے حکم اقدس پر شجرہ عالیہ قادریہ ، برکاتیہ ، بصیغۂ درود شریف تحریر فرمایا۔ جس میں آپ سلسلۂ عالیہ کے ۳۷ر بزرگان دین کے اسمائے گرامی اور اپنا نام اقدس حتیٰ کہ مارہرہ مطہرہ کا نام بھی ذکر فرمایا اور ان ناموں کو اس حسن و خوبی کے ساتھ سلک عبارت میں نظم فرمایا کہ دیکھنے والا حیرت میں ڈوب

جاتا ہے اور اسے بر
ملک سخن
جس سمت
۔ آپ کی نادر و
ہو گئی ہے کہ کہیں
بن گئے ہیں اور کہیں
پھر تعجب در
تحریر فرمایا چنانچہ
شجرے کی قلمی
عبارت مرقوم ہے
''فوٹو اسٹیٹ
جسے امام احمد رضا
شریف قلم بردا
حسن برکاتی، سجاد
یہاں نمونہ
نقل کیا جاتا ہے
سیدنا علی مرتضیٰ
زین العابدین، '
جعفر صادق، حہ
علی رضا، حضر
سری سقطی، حہ
ابوبکر شبلی رضی
اَللّٰهُمَّ صَلِّ و
المصطفی
الشّان۔الَّذِي
مِنَ السَّالِفِ

جاتا ہے اور اسے بر ملا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو، سکے بٹھادئے ہیں

آپ کی نادر و حسین عبارت بندی سے ایسی معنویت پیدا ہوگئی ہے کہ کہیں تو خود یہ نام ہی حضور اقدس ﷺ کی نعت و ثنا بن گئے ہیں اور کہیں نعتیہ جملوں کا جزبنے ہوئے ہیں۔

پھر تعجب در تعجب یہ ہے کہ آپ نے یہ شجرہ قلم برداشتہ تحریر فرمایا چنانچہ المیزان کے "امام احمد رضا" نمبر میں اس شجرے کی قلمی تحریر کا جو عکس دیا گیا ہے اسکی پیشانی پر یہ عبارت مرقوم ہے:

"فوٹو اسٹیٹ شجرہ عالیہ، قادریہ، برکاتیہ، مارہرہ شریف، جسے امام احمد رضا نے اپنے مرشد کی فرمائش پر بہ صیغۂ درود شریف قلم برداشتہ تحریر فرمایا۔ فقیر قادری، سید مصطفیٰ حیدر حسن برکاتی، سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ، مارہرہ، ایٹہ"

یہاں نمونہ کے طور پر اس شجرے کا ابتدائی حصہ مع ترجمہ نقل کیا جاتا ہے جس میں یہ اسمائے گرامی شامل ہیں۔ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ، حضرت سیدنا امام حسین، حضرت سیدنا امام زین العابدین، حضرت سیدنا امام محمد باقر، حضرت سیدنا امام جعفر صادق، حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم، حضرت سیدنا امام علی رضا، حضرت سیدنا شیخ معروف کرخی، حضرت سیدنا شیخ سری سقطی، حضرت سیدنا شیخ جنید بغدادی، حضرت سیدنا شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصطفٰى رَفِيْعِ الْمَكَانِ ـ اَلْمُرْتَضٰى عَلِيِّ الشَّانِ ـ اَلَّذِىْ رُجَيْلٌ مِنْ اُمَّتِه خَيْرٌ مِنَ الرِّجَالِ مِنَ السَّالِفِيْنَ ـ وَحُسَيْنٌ مِنْ زُمْرَتِه اَحْسَنُ مِنْ كذا وكذا حسنًا من السَّابقين ـ اَلسَّيِّدُ السَّجاد زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ ـ بَاقِرُ عُلُوْمِ الْاَنْبِيَاءِ، وَالْمُرْسَلِيْنَ ـ سَاقِى الْكَوْثَرِ ـ مَالِكُ تَسْنِيْمٍ وَّجَعْفَرٍ ـ الَّذِى يَطْلُبُ مُوْسَى الْكَلِيْمُ رِضَا رَبِّه بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ ـ وَيَذْهَبُ اِبْرَاهِيْمُ الْخَلِيْلُ لِطَلَبِ مَعْرُوْفِ جُوْدِه اِلَيْهِ ـ اَلسَّرِىُّ السَّارِى سِرُّهٗ فِىْ ذَرَّاتِ الْاَكْوَانِ ـ اَلْغَالِبُ جُنَيْدٌ مِنْ جُنُوْدِه عَلٰى جُيُوْشِ الْجَوْرِ وَالْعُدْوَانِ ـ اَصْلُ الْمُرَادِ ـ مِنْ عَالَمِ الْاِيْجَادِ ـ اَلَّذِىْ لَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ لِاٰدَمَ وَمَنْ دُوْنَه نَجْلِىْ ـ وَلِكُلِّ اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ شِبْلِىْ ـ

ترجمہ: اے اللہ درود و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ، برگزیدہ، بلند مرتبہ، پسندیدہ، والا شان محمد ﷺ پر جن کی امت اجابت کا ایک ادنیٰ آدمی بھی گذشتہ امتوں کے مردان کامل سے بہتر ہے اور جن کی جماعت کا معمولی خوبیوں والا بھی امم سابقہ کے بہت سے اچھوں سے اچھا ہے جو سردار بہت عبادت گزار، عابدوں کی زینت ہیں۔ انبیاء و مرسلین کے علوم کے ماہر ہیں۔ لوگوں کو حوض کوثر سے سیراب فرمانے والے، جنت کی نہر تسنیم اور نہر جعفر کے مالک ہیں۔ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام جن کی بارگاہ میں درود بھیج کر اپنے رب کی رضا چاہتے ہیں اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جن کی داد و دہش کی بھلائی حاصل کرنے کے لئے ان کی طرف رجو کرتے ہیں، ایسے سردار جن کا سرّ کائنات کے ذرہ ذرہ میں سرایت کئے ہوئے ہے جن کے لشکروں میں سے چھوٹا لشکر بھی ظلم و سرکشی کے لشکروں پر غالب ہے۔ عالم ایجاد میں جن کی ذات اقدس اصل مقصود ہے۔ جن کے لئے شایاں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ کو اپنی اولاد کہیں اور اللہ کے شیروں میں سے ہر شیر کو

اپنا شیر فرمائیں۔

ماہرہ مطہرہ کا نام اس طرح ذکر فرمایا

اللّٰھمّ وعلی اصحابه العظام و مشائخنا الکرام۔ وعلینا معهم یا ذالجلال و الاکرام۔ مَاأَهرَه أقمارُ الیقین۔ فی مهمه صدور العارفین۔ آمین

ترجمہ: اے اللہ اور رحمت نازل فرما حضور اکرم صحابہ عظام اور ہمارے مشائخ کرام پر اور اے جلال و بزرگی والے ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت نازل فرما۔ جب تک عارفین کے کشادہ سینوں میں یقین کے ماہتاب درخشاں رہیں۔ آمین

مخصوص الفاظ کی پابندی کے ساتھ حمد وصلوۃ لکھنے کا یہ کمال ان خطبات میں بھی جلوہ گر نظر آتا ہے۔ اس شجرہ عالیہ کا ذکر تو بطور توطۂ و تمہید تھا۔ ہم یہاں پر اپنے عنوان کے مطابق امام اہل سنت کے چند رسائل کے خطبات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جو فتاویٰ رضویہ کی جلدوں میں شامل ہیں لیکن پہلے ان صنائع کی وضاحت مناسب ہوگی جن کی نشان دہی ان خطبوں میں کی جائے گی۔

براعت استھلال: ابتدائے کلام کا مقصود کے مناسب ہونا۔ بہ الفاظ دیگر مصنف کا اپنی تالیف کے آغاز میں مقصود کو شروع کرنے سے پہلے ایسی عبارت لانا جس سے اجمالاً مقصود کی طرف اشارہ ہو جائے۔(۲)

سجع: نثر کے دو فاصلوں (دو فقروں کے آخری کلمات) کا حروف اخیر میں متفق ہونا(۳)۔

استعارہ: کسی لفظ کے معنی حقیقی ترک کر کے اسے مجازی معنی میں استعمال کرنا جبکہ دونوں میں تشبیہ کا تعلق ہو(۴)

ایہام: (کلام میں) ایک ایسا لفظ لانا جس کے دو معنی ہوں اور کسی قرینے سے جو معنی وہاں فوراً سمجھ میں آتا ہو وہ مقصود نہ ہو بلکہ دوسرا معنی مقصود ہو(۵)

تلمیح: کلام میں کسی آیت، یا حدیث یا کسی مشہور شعر یا کسی عام کہاوت یا کسی مشہور واقعہ کی طرف اشارہ کرنا(۶)

اقتباس: قرآن حکیم یا حدیث شریف کا کوئی حصہ اپنے کلام میں شامل کرنا اس صراحت کے بغیر کہ یہ قرآن و حدیث کا حصہ ہے۔ اقتباس کی دو صورتیں ہیں۔

اول یہ کہ مُقتَبِس قرآن و حدیث کے اس حصے کو اس کے معنیٰ اصلی پر استعمال کرے۔ جیسے اس شعر میں۔

وانْ تبدَّلتِ بنا غیرَنا
فحسبُنا اللّٰهُ ونعمَ الوکیل

یعنی اے محبوب! اگر تو نے اپنی صحبت کیلئے ہماری جگہ دوسرے کو اختیار کر لیا تو اللہ ہمیں کافی ہے اور بہت اچھا کارساز ہے۔

مصرعۂ ثانیہ آیت قرآنی "و قالوا حسبُنا اللّٰهُ ونعم الوکیل" سے اقتباس ہے اور اپنے معنیٰ اصلی پر ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مقتبس معنیٰ اصلی سے نقل کر کے دوسرے معنیٰ میں استعمال کرے جیسے اس قول میں ؎

لئن اخطأتُ فی مدحِکَ
ما اخطأتَ فی منعی

لقدْ انزلتُ حاجاتی
بوادِ غیرِ ذی زرعٍ

یعنی اے مخاطب بے شک میں تیری تعریف کر کے خطا کی (اس لئے کہ تو مستحق تعریف نہیں تھا) لیکن تو نے مجھے صلہ و انعام نہ دیکر کوئی خطا نہیں کی (کیونکہ میں غیر مستحق کی تعریف

کرنیکی وجہ سے اس کا
میں نے اپنی حا
اور نفع نہیں۔ آخری
"رَبَّنا اِنّی اَسکَ
زرعٍ عِندَبَیْتِک
کے معنی بے آب و
ہے "ایسی بارگاہ جس
اب چند رسائل
کچھ محاسن و خوبیاں ذ
رسالہ، اَلنُّورُ و
۱۳۳۴ھ (جلد اول
یعنی مائے مطلق کی
اس رسالہ میں
طاہر غیر مطہر، ما
کی تعریفات۔ اب
سے خطبہ کی مناسبہ
الحمد لِلّٰه الّذ
الیُطَهِّرَ نا به
بعَدَدِ اَوْاَمَدِ
والسلامُ عل
المُطَهِّرا لمُفد
وعلٰی اٰلِهٖ و
السُّحُبُ ماءً ذ
ترجمہ: ہر حمد اللہ
پانی اتارا کہ اس کے
مطلق عدد و حد کی

کر نیکی وجہ سے اس کا سزاوار تھا)

میں نے اپنی حاجتیں ایسی بارگاہ میں پیش کیں جہاں کوئی خیر اور نفع نہیں۔ آخری مصرعہ اس ارشاد قرآن سے مُقتبس ہے:

"رَبَّنا اِنّی اَسکَنتُ مِن ذُرِّیَّتِیْ بِوادٍ غَیرِ ذِی زَرعٍ عِندَبَیتِکَ المُحَرَّم"لیکن ارشاد قرآن میں اس کے معنی بے آب وگیاہ وادی ہے اور شاعر نے اس سے مراد لی ہے"ایسی بارگاہ جس میں کوئی خیر و نفع نہیں"(۷)

اب چند رسائل رضویہ کے خطبات مع ترجمہ اور ان کے کچھ محاسن وخوبیاں ذکر کی جاتی ہیں:

رسالہ، اَلنُّورُ وَالنَّورَقُ، لِاِسفارِ الماءِ المطلق، ۱۳۳۴ھ (جلد اول جدید ص ۴۰۸)

یعنی مائے مطلق کی توضیح کیلئے نور اور رونق

اس رسالہ میں ان امور کا بیان کیا گیا ہے۔ مائے مطہر، مائے طاہر غیر مطہر، مائے نجس، مائے مختلف فیہ اور مائے مطلق و مقید کی تعریفات۔ اب خطبہ ملاحظہ کریں تاکہ رسالہ کے موضوع سے خطبہ کی مناسبت معلوم ہو سکے۔

الحمد لِلّٰہ الَّذی اَنزَلَ مِنَ السَّماءِ ماءً طَهوراً لِیُطَهِّرَ نا بہ تطهیرا۔ حمداً مطلقاً غیرَ مُقَیَّدٍ بِعَدَدٍ اَواَمَدٍ دائماً کثیراً کثیراً ۔ والصَّلٰوۃ والسلامُ علی الطَّیِّبِ الطّاهِرا الطَّهور المُطَهِّرا لِمُفَضَّلِ علی الخلقِ فضلاً کبیرا۔ وعلٰی اٰلِهٖ و صحبه وابنِه وحِزبِهٖ مااَمطَرَتِ السُّحُبُ ماءً نمیرا۔ آمین

ترجمہ: ہر حمد اللہ کیلئے ہے جس نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا کہ اس کے ذریعہ ہمیں خوب صاف ستھرا فرمادے۔ حمد مطلق عدد و حد کی قیود سے آزاد ، ہمیشہ ہمیشہ کثیر در کثیر اور درود و سلام نازل ہو ظاہری و باطنی آلودگیوں سے پاک، خوب صاف ستھرے ، پاک فرمانے والے، مخلوق پر عظیم الشان فضیلت رکھنے والے رسول پر اور آپ کی اولاد، صحابہ، شاہزادے اور گروہ پر بھی جب تک بادل صاف پانی برسائیں۔ آمین

خطبہ ھٰذا زبان وبیان کے حسن وجمال اور فصاحت وبلاغت کی خوبی و کمال کے ساتھ ساتھ مسجع و مرصع بھی ہے کہ خطبہ کے ہر دو جملوں کے آخری کلمے حرف اخیر میں متفق ہیں۔ اول، دوم کے لفظ تطہیرا اور لفظ کثیرا حرف "را" پر متفق ہیں اسی طرح سوم و چہارم کے الفاظ کبیرا اور "نمیرا" بھی اور الفاظ "طهور"، "مطلق"، "مقید"، "مطہر" کے ذکر میں براعت استہلال ہے کہ یہ الفاظ اس رسالہ کے مباحث کے مناسب ہیں۔ "اَنزَلَ مِنَ السماءِ ماءً طَهوراً" میں صنعت اقتباس ہے کہ یہ اللہ عزوجل کے ارشاد اقدس "واَنزَلنا مِنَ السَّماءِ ماءً طَهُوراً" سے مُقتبس ہے اور لِیُطَهِّرَ نا بہ" کے ذکر میں اس ارشاد باری تعالی کی طرف تلمیح ہے"وَیُنَزِّلُ عَلَیکُم مِنَ السَّماءِ ماءً لِیُطَهِّرَکُم بِه۔

رسالہ، حاجِزُ البَحرَین، الواقی عَن جَمعِ الصَّلاتین ۱۳۱۳ھ (جلد ثانی جدید ۲۳۱)

یعنی دو دریاؤں کو ملنے سے روکنے والا، دو نمازوں کو جمع کرنے سے بچانے والا۔ اس رسالہ میں جن امور کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) عرفہ کی ظہر و عصر اور مزدلفہ کی مغرب و عشا کے سوا دو نمازوں کا قصدا ایک وقت میں جمع کرنا سفرا، حضرا، ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔

(۲) جمع صوری جیسے ظہر اپنے آخری وقت میں پڑھی کہ اس کے ختم پر وقت عصر آگیا اب فوراً عصر اول وقت میں پڑھ لی۔ ہوئیں

دونوں اپنے اپنے وقت میں، اور فعلاً و صورۃً مل گئیں۔ ایسا ملانا بعذر مرض وضرورت سفر بلاشبہ جائز ہے۔

(۳) جمع وقتی یعنی ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے۔ دوسری کو پہلی کے وقت میں پڑھا جائے جسے جمع تقدیم کہتے ہیں۔ یا پہلی کو دوسری کے وقت میں پڑھا جائے جسے جمع تاخیر کہتے ہیں۔ یہ دونوں صورتیں بحالت اختیار، صرف حجاج کو صرف حج میں، صرف عصر عرفہ اور مغرب مزدلفہ میں جائز ہے۔

(۴) میاں نذیر حسین دہلوی کا رد بلیغ رسالہ میں کیا گیا اور ان کی حدیث دانی کی پول بھی اچھی طرح کھولی گئی ہے۔ ان امور کے ذکر کے بعد خطبہ ملاحظہ فرمائیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الصَّلٰوۃَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَاباً مَّوْقُوتا۔ وَاَمَرَھُمْ اَنْ یُحَافِظُوْ عَلیھا فَیَحفظو ھا اَرْکَاناً وَشُرُوطاً وَوُقوتا۔ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَان۔ بَیْنَھُمَا بَرْزَ خٌ لَّایَبْغِیَان۔ وَاَفْضَلُ الصلوات۔ وَاَکْمَلُ التَّحیات عَلٰی مَنْ عَیَّنَ الْاَوقات وَبَیَّنَ الْعَلَامَات۔ وَحَرَّمَ عَلٰی اُمَّتِہٖ اِضَاعَۃَ الصَّلٰوات۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَلْکِرام۔ وصَحْبِہٖ الْعِظَام۔ وَمُجْتَھِدِی شَرْعِہٖ الْغُرِّالْفِخَام۔ لاسِیَّماالْاِمَامُ الْاَقْدَمْ الْھُمَامُ الْاَعْظَم۔ اِمَامُ الْاَئِمہ۔ مَالِکُ الْاَزِمَّہ۔ کَاشِفُ الْغُمَّہ۔ سراج الْاُمَّہ۔ نائِلُ عِلْمِ الشَّرْعِ الْحَنَفِی مِنْ اَوْجِ الثُّرَیَّا۔ وَنَاشِرُ عِلْمِ الدِّیْنِ الْحَنَفِیِّ نَشْرًا جَلِیّاً۔ نَصَرَاللّٰہُ اَتْبَاعَہٗ وَرَضِیَ اِتْبَا عَہٗ مَتْبُوعاً تَابِعیّا۔ وعلینا معھم یا ارحم الراحمین۔ اِلٰی یوم الدِّین۔ اٰمین

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کے لئے جس نے اہل ایمان پر مقررہ وقت میں نماز فرض فرمائی۔ اور انہیں نماز پر مداومت اور اس کے ارکان، شرائط اور اوقات کی نگہداشت کا حکم فرمایا۔ اس نے دو دریا بہائے کہ دیکھنے میں ملے ہوئے معلوم ہوں اور ہے ان میں روک کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا اور بہترین درود اور کامل ترین سلام نازل ہو اس رسول پر جس نے اوقات معین فرمائے اور ان کی نشانیاں بیان فرمائیں اور اپنی امت پر نمازوں کا ضائع کرنا حرام فرمایا اور آپ کے بزرگ اولاد اور باعظمت صحابہ اور آپ کی روشن شریعت کے عظیم المرتبہ مجتہدین پر خصوصاً (میدان اجتہاد میں) سبقت لیجانے والے پیشوا باعظمت سردار، اماموں کے امام، مقلدین کی مہاروں کے مالک (یعنی مقلدین نے اپنے امور دینی کے اختیارات آپ کے ہاتھ میں دے رکھے ہیں) غم کو دور فرمانے والے، امت کے چراغ، اوج ثریا سے شریعت حنفیہ کا علم حاصل کرنے والے، دین حنیف کے علم کو واضح کر کے عام کرنے والے پر۔ اللہ تعالیٰ ان کے متبعین کی مدد فرمائے اور ان کی پیروی کئے جانے سے راضی ہو ان کے متبوع اور تابع ہونے کی دونوں حالتوں میں اور اے ارحم الراحمین ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت و سلامتی نازل ہو جزا کے دن تک۔ آمین۔

خطبہ میں نعت جمع ظاہر ہے۔ جَعَلَ الصَّلٰوۃ کتابا مو قوتا، یحفظوھا ارکانا وشروطا ووقوتا، من عیَّن الاوقات، حرم علی امتہ اضاعۃ الصلوات، ان عبارات کے لانے میں براعت استہلال ہے کہ یہ مقصود کلام کے مناسب ہیں اور چونکہ رسالہ میں غیر مقلدین کا رد بھی ہے لہذا حضرات مجتہدین کا ذکر اور خاص طور پر حضرت امام اعظم کے فضائل ومناقب کا بیان بھی مناسب

مقصود ہے۔

خطبہ کے جملہ اولیٰ میں "جَعَلَ الصلوة علی المومنین کتابا موقوتا" آیت قرآن "اِنَّ الصَّلٰوة کانت علی المومنین کتاباً موقوتا" سے اقتباس ہے اور اپنے معنی اصلی پر ہے لہٰذا اقتباس کی صورت اول ہے۔

مرج البحرین الآیہ ان دو آیات کا ذکر بھی صنعت اقتباس کے طور پر ہے اور سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں یہ آیات اپنے معنی اصلی پر مستعمل نہیں۔ لہٰذا یہ اقتباس کی صورت دوم ہے۔ موقع و محل کی مناسبت سے یہاں ان آیات کی مراد یہ سمجھ میں آتی ہے کہ "رب تبارک و تعالیٰ نے دو ایسی نمازیں جاری فرمائیں کہ جب انہیں صورۃ جمع کیا جائے تو دیکھنے میں ملی ہوئی معلوم ہوتی ہیں لیکن حقیقت میں ہر ایک اپنے وقت کے اندر ہوتی ہے۔ نہ یہ اس کے وقت میں داخل نہ وہ اس کے وقت میں داخل۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

"نائلُ علمِ الشرعِ الحنفی منْ اَوجِ الثریّا" سے اس حدیث شریف کی جانب تلمیح ہے "لوکانَ العلمْ عندالثریا لناله رجلٌ منْ ابناء فارس۔ یعنی علم اگر ثریا کہ پاس بھی ہوتا تو اہل فارس میں سے ایک آدمی اسے حاصل کرلیتا۔(۸)

رسالہ،ھدایۃُ المُتعال ، فی حدِّ الاستقبال ۱۳۲۴ھ (جلد سوم جدید ص ۱۵)

یعنی استقبال قبلہ کی حد کے بارے میں خدائے بلند و برتر کی رہنمائی۔ اس رسالہ میں شہر علی گڑھ کی عید گاہ سے متعلق ایک فتوے کی اغلاط کا ذکر ہے ، جہت قبلہ کی حد اور عید گاہ مذکور کا جہت قبلہ کی حد میں ہونا نیز علی گڑھ کا قبلہ تقریبی بیان کیا گیا ہے۔ ان امور کو مد نظر رکھتے ہوئے خطبہ پڑھیں اور بیان کی عمدگی اور مُحسّنات کلاَم کا جلوہ دیکھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدُ لِلّٰہِ الَّذی جَعَلَ لنا الْکعْبَۃَ قِبْلَۃً وَّاَمانا۔ وَالصَّلٰوۃُ والسَّلامُ علی مَنْ اِلٰی اَفْضَل قبلۃ وَلّانا ۔ رسول الثقلَین۔ امامُ القِبْلَتَین۔ جَعَلَ اللّٰہُ تعالٰی بابہ الکریم فی الداریْن قبلۃَ اٰمالِنا وَکعبۃ مُنانا۔ وعلی اٰلِہٖ وصحابتِہٖ وسائرِ اَھلِ قبلتِہٖ الذین وَلَّوْا اِلَیْہ وُجُوْھَھُمْ تصدیقاً وّایمانا۔ اٰمین۔

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جس نے کعبہ کو ہمارے لئے قبلہ اور پناہ گاہ بنایا، اور درود و سلام نازل ہوں اس نبی پر جس نے ہمیں افضل قبلہ کی طرف پھیرا، جو جن و انس کے رسول اور دونوں قبلوں کے امام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن کے آستانۂ عظمت کو دونوں جہان میں ہماری امیدوں کا قبلہ اور آرزوں کا کعبہ بنایا اور آپ کی آل اور صحابہ اور ان تمام اہل قبلہ پر جنھوں نے اپنے چہروں کو تصدیق و ایمان کی حالت میں اس طرف پھیرا۔ آمین۔

"اَمانا"، "وَلّانا"، "مُنانا" اور "ایمانا" میں صنعت سجع ہے۔ قبلہ، کعبہ اور کعبہ کی طرف چہرے پھیرنے کے ذکر میں، براعت استہلال ہے۔ صلوۃ و سلام پر مشتمل جملہ میں تحویل قبلہ کے واقعہ کی طرف تلمیح ہے اور خطبہ کے آخری حصے کے ذریعہ اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ فرمادیا کہ اھل قبلہ کہلانے کے وہی لوگ حقدار ہیں جو تصدیق و ایمان کے ساتھ اس کی جانب اپنا رخ کرتے ہیں اور جو کسی ضروری امر دینی کا انکار کر کے دولت ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے وہ حقیقۃً اہل قبلہ نہیں اگر چہ ہزار ہا بار نمازوں میں قبلہ کو رخ کریں۔

ازکی الاہلال،فیما اخذت النَّاسُ فی

ہل ایمان پر مقرر
پر مداومت اور اس
حکم فرمایا۔ اس نے
م ہوں اور ہے ان
اور بہترین درود اور
نے اوقات معین
امت پر نمازوں کا
اور باعظمت صحابہ
مرتبہ مجتہدین پر
نے والے پیشوا
مہاروں کے مالک
ات آپ کے ہاتھ
امت کے چراغ،
رنے والے ، دین
لے پر۔ اللہ تعالیٰ ان
جانے سے راضی
میں اور اے ارحم
نی نازل ہو جزا کے
صَّلٰوة کتابا
ا ووقوتا، من
ـته اضاعة
عت استہلال ہے
رسالہ میں غیر
راور خاص طور پر
یان بھی مناسب

اُمرِ الھلال ۱۳۰۵ھ (جلد چہارم جدید ص ۵۲۳)

یعنی ثبوت ہلال کیلئے لوگوں کے ایجاد کردہ طریقہ کے بطلان کے بارے میں عمدہ اعلان۔

تحریر خطبہ سے پہلے رسالہ کا ابتدائی حصہ نقل کردینا مفید ہوگا تاکہ رسالہ کے نام اور خطبہ کی مضمونِ رسالہ سے مناسبت ظاہر ہو سکے۔

سرکار اعلیٰ حضرت سے سوال کیا گیا کہ رویت ہلال کے بارے میں تار کی خبر شرعاً معتبر ہے یا نہیں؟ اگر کچھ لوگ یہ انتظام کریں کہ رمضان، شوال، ذی الحجہ اور محرم سے پیشتر چند مقامات کو اس مضمون کے مراسلات بھیجیں کہ اگر ان مقامات پر ۲۹/ کی رویت ہو تو اس کی خبر بذریعہ تار بھیجدی جائے اور مقامات سے خبر آنے کے بعد اس کو مشتہر کیا جائے، یہ طریقہ شرعاً مقبول ہے یا نہیں؟ اور اس اعلان پر مسلمانوں کو عمل جائز ہے یا حرام؟ اور اعلان کرنے والوں کے حق میں کیا حکم ہے؟

آپ نے جواب ارشاد فرمایا امور شرعیہ میں تار کی خبر محض نامعتبر اور یہ طریقہ کہ تحقق ہلال کیلئے تراشا گیا باطل و بے اثر، مسلمانوں کو ایسے اعلام پر عمل حرام اور جو اسکی بنا پر مرتکب اعلان ہو سب سے زیادہ مبتلائے آثام۔ اس طریقہ میں جو غلطیاں اور احکام شرع سے بیگانگیاں ہیں ان کی تفصیل کو دفتر درکار۔ لہذا یہاں بقدر ضرورت و فہم مخاطب چند آسان تنبیہوں پر اقتصار۔ خطبہ اس طرح ہے:

الحمد للّٰہ الذی بشکرہ یصیر ھلال النعمۃ بدرا۔ والصلٰوۃ والسلام علٰی اجل شموس الرسالۃ قدرا۔ وعلٰی اٰلہ وصحبہ نجوم الھدیٰ واقمار التُّقٰی ۔ ماأتی البرقُ بخبر الوَرَقِ فصدَقَ مرّۃً وکذب اخرٰی۔

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کے لئے جس کے شکر کی برکت سے نعمت کا ہلال بدر بن جاتا ہے۔ اور درود و سلام نازل ہو ان پر جو آفتاب ہائے رسالت میں اعلیٰ مرتبہ کے حامل ہیں اور ان کے آل و اصحاب پر جو ہدایت کے ستارے اور تقویٰ و پرہیزگاری کے چاند ہیں جب تک بجلی بارش کی خبر لائے تو کبھی درست خبر دے اور کبھی غلط۔

رسالہ کے نام سے تاریخ تصنیف کے ساتھ ساتھ موضوع سے بھی آگاہی ہوگئی۔ کہ رسالہ میں ثبوت ہلال کے نئے اور غیر شرعی طریقوں کا ابطال فرمایا گیا ہے۔ خطبہ میں فصاحت و بلاغت کے تقاضوں کی تکمیل کے ساتھ، صنعت سجع، براعت استہلال، پاکیزہ تشبیہات، اور مبارک تلمیحات بھی ہیں۔

صنعت سجع کے بیان کی تو حاجت نہیں ہے۔ بدر، ہلال، قمر اور بجلی کے خبر باراں دینے میں صدق و کذب کا ذکر براعت استہلال ہے۔

شکر کی بدولت نعمت میں زیادتی ہوتی ہے۔ خطبہ کے جملۂ اولیٰ میں اس مفہوم کو تشبیہات کے ذریعہ کیسے نادر و حسین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس میں اللہ عزوجل کے اس ارشاد گرامی کی جانب تلمیح ہے "لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ"

انبیائے کرام فیض دینے والے ہیں اور غیر نبی ان سے فیض لینے والے۔ لہذا ان مقدس حضرات کو شموس یعنی سورجوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور آل اصحاب کو نجوم و اقمار سے نیز اصحاب کو "نجوم الہدیٰ" کہنے میں اس حدیث پاک کی طرف تلمیح بھی ہے کہ "اَصْحَابِی کَالنُّجُوم، فَبِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ" (۹)

اپنے اس شعر میں بھی اس حدیث پاک کی طرف اشارہ

فرمایا ہے۔
اہل سنہ
نجم ہیر
رسالہ، ازالۃ
النار۔ ۱۳۱۶ھ
یعنی اپنی عزیز بیہ
کر عار کا زائل کر
الحمدللہ
اِلَّا الطَّیِّبِیْن
لِلْخَبِیْثَاتِ
مَنْ اَمَرنا با
وصحبہ اا
المُبْتَدِعِیْن
ترجمہ: سب خو
کو ستھرے مرد
گندی عورتوں
کتاب و حکمت
حکم فرمایا اور آ
بد مذہبوں کے
دیگر خطبہ
موجود ہے۔
ارشاد باری
لِلْخَبِیْثِیْن
لِطَّیِّبِیْنَ و
کے لئے ہیں
کے لئے اور

فرمایا ہے۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار، اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

رسالہ، ازالة العار، بِحَجْرُ الْكَرائِمِ عَنْ كِلابِ النار۔ ۱۳۱۶ھ (جلد پنجم جدید ص ۲۵۷)

یعنی اپنی عزیز بیٹیوں کو بد مذھبوں کے ھمراہ نکاح سے روک کر عار کا زائل کرنا۔

الحمدلله الذى لَمْ يَرْتَضِ الطَّيِّباتِ اِلّالِطَّيِّبِيْنَ الْاَخْيار۔ وَترك الْخَبِيْثِيْن لِلْخَبِيْثاتِ الْاَقذار۔ والصّلٰوة والسلامُ علٰى مَنْ اَمَرنا بالتَّجَنُّب عن كلابِ النار۔ وعلٰى اٰله وصحبه الشَّاهِرِين سيو فَهم على رُؤس الْمُبْتَدِعِيْنَ الْفُجَّار۔

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جس نے ستھری عورتوں کو ستھرے مردوں ہی کے لئے پسند فرمایا۔ اور گندے مردوں کو گندی عورتوں کیلئے چھوڑ دیا اور درود و سلام نازل ہو اس معلم کتاب و حکمت پر جس نے ہمیں بد مذھبوں سے پرہیز کرنے کا حکم فرمایا اور آپ کی آل اور صحابہ پر جو اپنی تلواروں کو بدکار بد مذہبوں کے سروں پر بلند کرنے والے ہیں۔

دیگر خطبات کی طرح یہاں بھی سجع اور براعت استہلال موجود ہے۔ نیز خطبہ کے پہلے اور دوسرے جملوں میں اس ارشاد باری تعالیٰ کی طرف تلمیح ہے "اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ اَلْخَبِيْثُونَ لِلْخَبِيْثٰتِ ج والطَّيِّبٰتُ لِطَّيِّبِيْنَ والطَّيِّبُوْنَ لِطَّيِّبٰتِ ج۔ یعنی گندیاں گندوں کے لئے ہیں اور گندے گندیوں کے لئے اور ستھریاں ستھروں کے لئے اور ستھرے ستھریوں کے لئے۔

اور تیسرے جملہ میں اس حدیث اقدس کی جانب تلمیح ہے "اِيَاكُمْ وَاِيَاهُمْ لا يُضِلُّوْ نَكُمْ ولا يُفْتِنُو نَكُمْ" یعنی اپنے کو ان سے دور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں (۱۰)

"مشتے از خروارے" کے طور پر یہ چند رسائل کے خطبات یہاں پیش کئے گئے۔ اسی طرح دوسرے رسائل و کتب کے خطبات بھی ظاہری باطنی خوبیوں کے جامع، فصاحت و بلاغت کے حامل، محسنات کلام سے مزین، استعارات و تشبیہات سے مالامال اور سلاست و روانی و بے ساختگی سے معمور ہیں۔

میں نے جو کچھ ذکر کیا اس سلسلہ میں میری مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص سمندر میں غوطہ لگانے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو بلکہ اپنی طاقت کے مطابق جدو جہد کر کے کنارے ہی سے کچھ موتی حاصل کرلے۔ ورنہ واقعی امر یہ ہے۔

این نہ بحر یست کہ در کوزۂ تحریر آید

حوالے

(۱) مضمون "فتاویٰ رضویہ کا خطبہ علم و فضل کا شہ پارہ" مشمولہ فتاویٰ رضویہ مترجم جلد ثامن۔

(۲) التعریفات للجرجانی ص ۴۱۔

(۳) التلخیص ص ۳۳۰ حضرت مفتی شفیق احمد صاحب شریفی

(۴) مضمون امام شعر و سخن، مولانا وارث جمال صاحب بستوی۔ مشمولہ امام احمد رضا نمبر ص ۵۲۲۔

(۵) مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری ص ۲۴۴، ڈاکٹر سراج احمد بستوی۔

(۶) دروس البلاغہ ص ۴۲

(۷) مختصر المعانی ص ۲۲۵۔

(۸) مسند امام احمد ابن حنبل جلا ثانی۔

(۹) مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۴۔

(۱۰) مشکوٰۃ شریف ص ۲۸

قربانی

احادیث کی روشنی میں

اقبال احمد اختر القادری

☆......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذوالحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ، بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبولیت میں پہنچ جاتی ہے لہٰذا اسے خوش دلی سے کرو۔ (ابوداؤد)

☆......حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے خوش دلی سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہو جائے گی۔ (طبرانی)

☆......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا، اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں۔ (طبرانی)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

☆......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قربانی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، لوگوں نے عرض کیا، ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے، فرمایا ہر بال کے مقابل نیکی ہے، عرض کی اون کا کیا حکم ہے فرمایا اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے (ابن ماجہ)

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ نماز ہے، اس کے بعد قربانی کرنا ہے، جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے پہلے ذبح کر ڈالا وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے پہلے ہی کر لیا یعنی قربانی سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔

☆......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈھے چت کبرے سینگھ والوں کی قربانی کی، انہیں اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہا، کہتے ہیں میں نے حضور کو دیکھا کہ اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔ (بخاری شریف و مسلم)

☆......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے یوم الاضحیٰ کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس امت کیلئے عید بنایا۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ یہ بتایئے اگر میرے پاس میچہ کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اس کی قربانی کر دوں فرمایا، نہیں، ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیر ناف کو منڈواؤ اسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہو جائے گی، یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہوا سے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔ (ابوداؤد)

☆......امام احمد نے روایت کی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ افضل قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو۔ رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

☆......حضور اقدس ﷺ نے فرمایا چار قسم کے جانور قربانی کے لئے درست نہیں۔ کانا جس کا کانا پن ظاہر ہے اور بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور لنگڑا جس کا لنگ ظاہر ہے اور ایسا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔ کان کٹے، کان میں سوراخ اور سینگ ٹوٹے ہوئے کی قربانی سے بھی منع فرمایا۔

☆......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید گاہ میں نحر و ذبح فرماتے تھے۔ (بخاری شریف)

☆☆☆
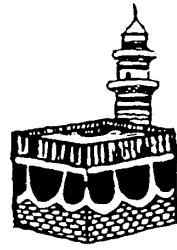
تحقیق، محمد بہاء الدین شاہ ★

﴿پانچویں قسط﴾

مختلف اوقات میں مدرسہ فلاح میں تدریسی خدمات انجام دینے والے علماء میں محدث حرمین شیخ عمر حمدان محرسی، شیخ احمد ناضرین شافعی، علامہ سید علوی مالکی، شیخ محمد نور سیف مالکی مکی (۱۳۲۴ھ---۱۴۰۳ھ/۱۹۰۶ء---۱۹۸۲ء) اور علامہ سید محمد امین کتبی مکی حنفی (۱۳۲۷ھ---۱۴۰۴ھ/۱۹۰۹ء---۱۹۸۳ء) رحمہم اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی اہم ہیں۔ شیخ سید محمد امین کتبی نے مفتی اعظم ہند سے خلافت پائی (۷۹) شیخ محمد نور سیف مالکی اور شیخ سید محمد امین کتبی حنفی رحمہم اللہ تعالیٰ، مولانا ضیاء الدین قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مند تھے۔

مدرسہ فلاح میں تعلیم پانے والوں میں شیخ احمد ناضرین، علامہ سید علوی مالکی اور ان کے فرزند ڈاکٹر سید محمد علوی مالکی، شیخ محمد نور سیف اور ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی مکی کے اسماء گرامی شامل ہیں۔ سعودی دور کے سابق وزیر اطلاعات ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی آج کے حجاز کی مشہور علمی وسماجی شخصیات میں سے ہیں آپ نے رسول اللہ ﷺ، اہل بیت رسول نیز صحابہ کرام علیہم الرضوان سے محبت کے جذبہ کو اجاگر کرنے کے لئے ان موضوعات پر الگ الگ کتب تالیف کیں جنہیں شائقین نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور ان کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔ علاوہ ازیں لندن سے شائع ہونے والے عربی کے کثیر الاشاعت روز نامہ ''الشرق الاوسط'' میں گذشتہ کئی سال سے عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اس مناسبت سے آپ کے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے علماء اہل سنت نے ڈاکٹر محمد عبدہ کی متعدد مؤلفات کے اردو تراجم شائع کردئے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

مدارس فلاح کے ضمن میں عرض ہے کہ اس کی ممبئی شاخ میں عرب دنیا کے اساتذہ تعینات تھے نیز اس کے طلباء میں عرب بھی شامل تھے۔ چنانچہ مدرسہ فلاح ممبئی کے مدرس علامہ فقیہ شیخ محمد امین سوید دمشقی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۷۳ھ---۱۳۵۵ھ/۱۸۵۶ء---۱۹۳۶ء) نے الدولۃ المکیۃ پر تقریظ لکھی (۸۰) اور دوسرے مدرس امام العالم العامل فقیہ محدث شیخ محمود عطار دمشقی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۸۴ھ---۱۳۶۲ھ/۱۸۶۷ء---۱۹۴۳ء) نے میلاد قیام کے بارے میں (۸۱) رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبٹھوی کے جاری کردہ فتویٰ (۸۲) کی تردید میں ایک مفصل مقالہ بعنوان ''استحباب القیام عند ذکر ولادتہ علیہ الصلاۃ والسلام'' لکھ کر ماہنامہ الحقائق دمشق (سن اجراء ۱۳۲۸ھ) سے شائع کرایا (۸۳) جس کا کتابی صورت میں تازہ ایڈیشن ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء میں شام سے شائع ہوا۔

مذکورہ دور میں مسجد الحرام اور شہر مقدس میں قائم مدارس کے علاوہ متعدد علماء کرام کے گھر علمی مراکز کی حیثیت رکھتے تھے جیسا کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، شیخ الدلائل مولانا محمد عبدالحق الہ

★ (ناظم، بہاء الدین ذکریا لائبریری، چکوال)

آبادی (۱۲۵۲ھ---۱۳۳۳ھ/۱۸۳۶ء---۱۹۱۵ء) اور شیخ محمد عابد مالکی رحمہم اللہ تعالیٰ کے گھر۔ عارف باللہ حاجی امداد اللہ اپنی رہائش گاہ پر تفسیر، توحید، فقہ اور تصوف پر درس دیا کرتے۔ امام العصر شیخ یوسف اسماعیل نبہانی نے آپ سے استفادہ کیا اور سلسلہ نقشبندیہ میں آپ سے بیعت کی (۸۴) حاجی صاحب کے متفقات ان کی تصنیفات بالخصوص فیصلہ ہفت مسئلہ سے ظاہر ہیں یہ کتاب آپ نے مکہ مکرمہ میں لکھی۔ نیز انوار ساطعہ پر آپ کی تائیدی کلمات اور تقدیس الوکیل پر تقریظ موجود ہے۔

مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (۸۵)

پچاس برس تک مکہ مکرمہ مقیم رہے اور وہیں وفات پائی۔ اس دوران آپ نے عربی زبان میں تصنیف وتالیف کے ساتھ ساتھ درس و تدریس پر بھرپوری توجہ دی اور اسلامی دنیا کے لاتعداد طلباء نے آپ سے استفادہ کیا اور اپنے دور کے اکابر علماء میں شمار ہوئے۔ آپ کے گھر میں اگر ایک طرف طلباء تعلیم وتعلم میں مشغول ہوتے تو دوسری طرف زائرین حرم آپ سے ملاقات، بیعت وارادت اور دلائل الخیرت کی اجازت کے لئے موجود ہوتے۔ مشہور سوانح نگار خیرالدین زرکلی دمشقی (۱۳۲۰ھ---۱۳۹۶ھ/ ۱۸۹۳ء---۱۹۷۶ء) نے مولانا الہ آبادی کے بارے میں نہ جانے کیسے لکھ دیا کہ ''ضعیف فی الحدیث'' (۸۶) جبکہ مولانا الہٰ آبادی نے علم حدیث شیخ عبدالغنی دہلوی مہاجر مدنی (۱۲۳۵ھ---۱۲۹۶ھ) اور شیخ قطب الدین دہلوی مہاجر مکی (م ۱۲۸۹ھ) سے پڑھا (۸۷) بعد ازاں مولانا الہ آبادی مکہ مکرمہ میں عمر بھر علم حدیث کے علاوہ تفسیر، اصول تفسیر وقرأت، توحید وعقائد، فقہ حنفی، اصول فقہ، قواعد فقیہ، بلاغت، معانی و بیان، بدیع، نحو وصرف، منطق، تصوف، سیرت، تاریخ اور اوراد واذکار وغیرہ علوم کی اہم کتب عرب وعجم کے طلباء کو پڑھاتے رہے (۸۸)۔ خیرالدین زرکلی نے اہل علم و مشاہیر کے حالات جمع کرنے میں خاصی جہد سے کام لیا اور سینکڑوں افراد کے حالات جمع کر کے کتاب ''الاعلام'' لکھی جسے مقبولیت عامہ حاصل ہوئی۔ یہ کتاب آٹھ ضخیم جلدوں اور بڑی تقطیع کے ۲۴۷۲ صفحات پر مشتمل ہے اس کا دسواں ایڈیشن ۱۹۹۲ء میں بیروت سے شائع ہوا جو راقم کے پیش نظر ہے لیکن افسوس ہے کہ فاضل مصنف نے حالات و واقعات کی چھان بین میں تساہل سے کام لیا جس باعث یہ کتاب اغلاط سے بھر گئی نیز بہت سی اہم علمی شخصیات کو دانستہ نظر انداز کر کے ان کے حالات سرے سے کتاب میں شامل ہی نہیں کئے جبکہ بعض غیر اہم شخصیات کو اس میں جگہ دی زرکلی شاعر صحافت اور تصنیف وتالیف کے ساتھ ساتھ سیاسی امور سے بھی تعلق رکھتے تھے چنانچہ شام، حجاز اور سعودی عرب کے سیاسی معاملات میں فعال رہنے کے علاوہ مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ مراکش میں سعودی عرب کے سفیر رہے پھر مملکت سعودیہ کے بانی شاہ عبدالعزیز سعود کے کارناموں پر دو کتب لکھیں۔ الغرض رزکلی کی اس کتاب کی اغلاط کی نشاندہی نیز اس میں نظرانداز کی گئی شخصیات کے حالات پر عرب دنیا کے محققین کی طرف سے مقالات اور کتب منظر عام پر آچکی ہیں۔

زرکلی ۱۹۲۱ء میں حجاز مقدس پہنچے اور وہاں کی شہریت اختیار کی (۸۹) ان ایام میں مولانا الہٰ آبادی کی وفات پر محض چھ سات برس گزرے تھے اور آپ کے لاتعداد تلانذہ حرمین شریفین میں موجود اور اکابر علماء میں سے تھے۔ جیسا کہ خاتمۃ المحققین شیخ محمد علی مالکی جنہوں نے مولانا الہ آبادی سے احادیث کی کتب جامع مسانید الامام ابوحنیفہ، شرح معانی الآثار، انجاح الحاجۃ علی سنن ابن ماجۃ، دلیل الفالحین علی ریاض الصالحین اور شرح الاذکار النوویۃ

پڑھیں(۹۰) اور بعدازاں تدریس، افتاء اور تصنیف تالیف میں اہم مقام پایا نیز علامہ محدث مؤرخ مسند شیخ عبداللہ غازی (۱۲۹۱ھ ---۱۳۶۵ھ/۱۸۷۴ء---۱۹۴۵ء) جنھوں نے مولانا الہ آبادی سے حصن الحصین اور الاوائل السنبلیۃ پڑھیں(۹۱) مزید یہ کہ مولانا الہ آبادی کی تصنیفات مطبوع ہیں نیز آپ کے اتنے قریب العہد ہونے کے باوجود زرکلی کی مذکورہ بالا تحریر محل نظر ہے۔

مولانا الہٰ آبادی کے شاگرد مسجد الحرام کے امام و خطیب، شیخ الخطباء فقیہ مؤرخ جسٹس مکہ شیخ عبداللہ ابو الخیر مرداد شہید نے آپ کا تعارف ان الفاظ میں لکھا ہے:

"عبد الحق الهندی الا لہ آبادی بن شاہ محمد الحنفی نزیل البلد الحرام شیخنا الامام الجلیل المحدث المفسر الجامع بین العلم والعمل الملازم للتقویٰ"۔(۹۲)

آپ کے دوسرے شاگرد علامہ حافظ محدث مسند عصرہ و شیخ الروایۃ سید محمد عبدالحیٔ کتانی مراکشی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۰۲ھ ---۱۳۸۲ھ/۱۸۸۶ء---۱۹۶۲ء) کے یہ الفاظ ہیں۔(۹۳)

"عبدالحق ابن الشیخ شاہ محمد بن الشیخ یار محمد الہ آبادی المکی الصوفی المحدث المفسر الناسک المعمر صاحب الحاشیۃ علی تفسیر النسفی، وھو کبار اصحاب الشیخ عبدالغنی الدھلوی وقد مائھم"(۹۴)

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جب دوسری بار مکہ مکرمہ حاضر ہوئے تو مولانا الہٰ آبادی اس شہر مبارک میں موجود تھے چنانچہ دونوں جلیل القدر علماء ہند کے درمیان متعدد ملاقاتیں ہوئیں اور جب فاضل بریلوی واپس بریلی پہنچے تو ایک روز علماء، طلباء و مریدین کی مجلس میں مولانا الہ آبادی کے بارے میں یوں گویا ہوئے:

"مکہ مکرمہ میں فقیر دعوتوں کے علاوہ صرف چار جگہ ملنے کو جاتا مولانا شیخ صالح کمال اور شیخ العلماء محمد سعید بابصیل اور مولانا عبدالحق مہاجر الہ آبادی اور کتب خانے میں مولانا سید اسمٰعیل کے پاس، رحمۃ اللہ علیہم اجمعین --- حضرت مولانا عبدالحق الہٰ آبادی کو چالیس سال سے زائد مکہ معظمہ میں گذرے تھے، کبھی شریف (گورنر مکہ) کے یہاں بھی تشریف نہ لے گئے قیام گاہ فقیر پر دوبار تشریف لائے۔ مولانا سید اسمٰعیل وغیرہ ان کے تلامذہ فرماتے تھے کہ یہ محض خرق عادت ہے۔ مولانا (الہٰ آبادی) کا دم بساغنیمت تھا ہندی تھے مگر ان کے انوار مکہ میں چمک رہے تھے"۔(۹۵)

استاذ العلماء شیخ الدلائل مولانا محمد عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فاضل بریلوی کی دو کتب الدولۃ المکیۃ و حسام الحرمین پر تقریظات لکھی جو مطبوع ہیں۔

مذکورہ دور کے مکہ مکرمہ میں جن علماء کرام کے گھروں نے درس گاہ کی حیثیت سے شہرت پائی ان میں فاضل بریلوی کے خلیفہ مفتی مالکیہ و مدرس مسجد الحرام شیخ محمد عابد مالکی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں منعقد ہونے والی علمی و روحانی مجالس کا مؤرخین نے بطور خاص ذکر کیا ہے(۹۶) آپ افتاء کی ذمہ داریاں نبھانے کے علاوہ تصنیف و تالیف اور پھر مسجد الحرام میں مقرر اوقات کے بعد گھر پر درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے یہی وجہ ہے کہ پوری اسلامی دنیا میں آپ کے تلامذہ کے نام ملتے ہیں جو اپنے علاقہ کے اکابر علماء میں شمار ہوئے جیسا کے انڈونیشیا کے شیخ محمد ھاشم اشعری

شافعی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۸۲ھ---۱۳۶۶ھ/۱۸۶۵ء---۱۹۴۷ء) جو اپنے وطن سے حصول تعلیم کے لئے مکہ مکرمہ پہنچے اور ۱۳۰۸ھ سے ۱۳۱۴ھ تک وہاں مقیم رہ کر شیخ محمد عابد مالکی وغیرہ اکابر علماء مکہ سے تعلیم پائی پھر واپس انڈونیشیا جا کر "جمعیت نھضۃ العلماء" نامی سیاسی جماعت اور نوجوانوں کے لئے ایک تنظیم "حزب اللہ" قائم کیں۔ ۱۹۹۹ء میں جمعیت نھضۃ العلماء انڈونیشیا کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے جس کے ارکان کی تعداد تین کروڑ ہے۔ شیخ ھاشم اشعری کے بیٹے شیخ عبدالواحد ھاشم ۱۹۵۳ء سے اپنی وفات تک انڈونیشیا کے وزیر مذہبی امور نیز نھضۃ العلماء کے صدر رہے۔ اب شیخ ھاشم اشعری کے پوتے عبدالرحمٰن واحد (پ ۱۹۴۰ء) نحضۃ العلماء کے صدر ہیں جو ۱۹۹۹ء کے انتخابات میں انڈونیشیا کے نئے صدر منتخب ہوئے۔ (۹۷)

حوالے وحواشی:

(۷۹) ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی، مفتی اعظم ہند نمبر ص ۸۷۔

(۸۰) شیخ محمد امین سوید دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کے لئے دیکھئے: تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الھجری، محمد مطیع الحافظ ونزار اباظہ، طبع اول ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء دار الفکر دمشق، ج ا ص ۵۰۳-۵۰۸، الاعلام ج ۶ ص ۴۴، الدلیل المشیر ص ۵۹-۶۴

(۸۱) شیخ محمد عطار دمشقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کے لئے دیکھئے: استحباب القیام عند ذکر ولادۃ علیہ الصلاۃ والسلام، شیخ محمد عطار، طبع ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، حالات مصنف ص ۵-۱۰، الاعلام ج ۷ ص ۱۶۹، تاریخ علماء دمشق ج ۲ ص ۵۹۶-۵۹۹۔

(۸۲) اس فتوے کے مکمل متن کے لئے دیکھئے: براہین قاطعہ، علامہ خلیل احمد انبٹھوی، طبع ۱۹۸۷ء، دارالاشاعت کراچی ص ۱۵۱-۱۵۲۔

(۸۳) ماہنامہ حقائق دمشق شمارہ محرم ۱۴۳۰ھ ص ۲۰۱-۲۱۲۔

(۸۴) الدلیل المشیر ص ۴۰۳۔

(۸۵) مولانا عبدالحق الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کے لئے دیکھئے: علماء العرب فی شبہ القارۃ الھندیہ، ص ۷۷۶، فہرس الفھارس والاثبات ج ۲ ص ۷۲۸، مختصر نشر النور ص ۲۳۳، نظم الدرر ص ۲۰۲-۲۰۳، الاعلام ج ۶ ص ۱۸۶، الملفوظ ج ۲ ص ۱۳۲۔

(۸۶) الاعلام ج ۶ ص ۱۸۶۔

(۸۷) مختصر نشر النور ص ۲۳۳، نظم الدرر ص ۲۰۳۔

(۸۸) المسلک الجلی فی اسانید فضیلۃ الشیخ محمد علی، مختلف صفحات، الدلیل المشیر ص ۴۹، ۳۸۴۔

(۸۹) خیر الدین زرکلی نے اپنے مختصر حالات زندگی خود تحریر کئے جو الاعلام ج ۸ ص ۲۶۷-۲۷۰ پر درج ہیں۔

(۹۰) المسلک الجلی ص ۸-۱۱۔

(۹۱) الدلیل المشیر ص ۲۱۹۔

(۹۲) مختصر نشر النور ص ۲۳۳، نظم الدرر ص ۲۰۲۔

(۹۳) علامہ سید محمد عبدالحیٔ کتانی مراکشی رحمۃ اللہ علیہ نے فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت پائی، آپ کے حالات کے لئے دیکھئے: فہرس الفھارس والاثبات، حالات مصنف ج ا ص ۴۳-۵، الاعلام ج ۶ ص ۱۸۷، الدلیل المشیر ص ۱۴۸-۱۷۵، تشنیف الاسماع ص ۲۷۸-۲۸۴، الملفوظ ج ۲ ص ۱۲۹، علامہ کتانی کی ایک ضخیم تصنیف "التراتیب الاداریہ" کا اردو ترجمہ ۱۹۹۱ء میں کراچی سے بنام "عہد نبوی ﷺ کا اسلامی تمدن" شائع ہوا۔ مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۹۴ء) نے علامہ کتانی سے سند روایت پائی۔

(۹۴) فہرس الفھارس والاثبات ج ۲ ص ۷۲۸۔

(۹۵) الملفوظ ج ۲ ص ۱۳۲-۱۳۷۔

(۹۶) سیر وتراجم ص ۱۵۲۔

(۹۷) شیخ ھاشم اشعری انڈونیشی کے حالات تشنیف الاسماع ص ۵۶۲-۵۶۴ پر درج ہیں۔ روزنامہ اردو نیوز جدہ شمارہ ۱۶ نومبر ۱۹۹۹ء ڈاکٹر محمد عبدالخالق کا مضمون بعنوان "انڈونیشیا کی اسلامی ثقافت میں عربوں کا کردار" ص ۵

............باقی آئندہ............

(منعقدہ ۲۸ جنوری ۲۰۰۱ء)
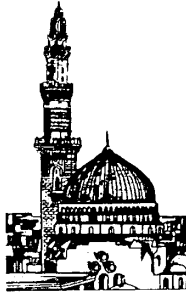
عالمی میلاد کانفرنس کراچی

رپورٹ : ڈاکٹر مجید اللہ قادری

اہل ایمان محبت رسول ﷺ کے چراغوں کو دلوں میں روشن کرنے کیلئے حضور ﷺ کے ذکر و مدحت کی محافل سجاتے آئے ہیں حضور ﷺ کی عظمتوں کا بیان اور آپ کے ذکر پر نور کی یہ محافل میلاد ہمیشہ سے اسلامی اقدار کا اہم حصہ رہی ہیں۔

> غوث الاعظم سے پاکستانیوں کی محبت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، سید عبدالرحمٰن گیلانی، بغداد

گذشتہ دنوں شہر کراچی (پاکستان) میں عشق رسول ﷺ کی اسی روشنی سے شہریوں کی آنکھیں چکا چوند ہوگئیں۔ محبت رسول کی یہ روشنی عالم اسلام کے ان علماء کرام و مشائخ عظام کی کراچی آمد سے ہوئی جو مختلف ممالک سے کراچی میں منعقدہ ''عالمی میلاد کانفرنس'' میں شرکت کیلئے تشریف لائے تھے۔

> **فاضل بریلوی نے عالم اسلام کو محبت رسول سے سرشار کیا، مفتی اختر رضا ازہری، انڈیا**

کانفرنس کا اہتمام عالمی رفاعی و دینی ادارہ ''برکاتی فاؤنڈیشن'' نے کیا تھا۔

پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا جب مختلف ممالک کے علماء و مشائخ کی اتنی بڑی تعداد ایک پلیٹ فارم پر محبت رسول ﷺ کے رشتے کو مضبوط کر رہی تھی۔ کانفرنس کی صدارت بغداد شریف سے تشریف لائے ہوئے نبیرہ غوث الاعظم مخدوم سید عبدالرحمٰن گیلانی کر رہے تھے جبکہ بریلی شریف سے تشریف لائے ہوئے نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں قادری الازہری مدظلہ، اور مارہرہ شریف کے سجادہ نشین ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی مدظلہ، کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے کانفرنس میں شرکت کیلئے عاشقان رسول ﷺ نماز ظہر سے ہی کراچی کی سب سے بڑی نیو میمن مسجد (بولٹن مارکیٹ) میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔

کانفرنس کا باقاعدہ آغاز نماز مغرب کے بعد تلاوت قرآن سے ہوا۔ ممتاز قاری حافظ محمد بشیر چشتی کی تلاوت نے پوری محفل پر نور کی ایک چادر سی تان دی۔ قصیدہ بردہ شریف پیش کیا گیا، قصیدے کے بعد اویس قادری نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ نعت پیش کیا۔ نعت شریف کے بعد پروفیسر ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی مدظلہ نے افتتاحی کلمات ادا کئے۔ افتتاحی کلمات کے بعد نقیب محفل علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے جنوبی افریقہ سے تشریف لائے

> مسلک اعلیٰ حضرت عشق رسول کا درس دیتا ہے جو ایمان کی جان ہے، ڈاکٹر امین میاں برکاتی، انڈیا

ہوئے علامہ عبدالہادی کو خطاب کی دعوت دی۔ علامہ عبدالہادی کے انگریزی خطاب کا ترجمہ حاجی محمد حنیف طیب نے کیا۔ علامہ عبدالہادی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس طرح کی میلاد کانفرنس احیاءِ اسلام میں اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقام

حضور قیامت تک اپنی امت کی رہنمائی فرماتے رہیں گے ، نائب رئیس جامعۃ الازھر، قاھرہ، مصر

مصطفیٰ ﷺ کو صحیح طرح سمجھنے سے بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوسکتا ہے انہوں نے کہا کہ اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو غیب کا علم بھی عطا فرمایا تھا، کائنات کا سب سے بڑا غیب اللہ کی ذات ہے اور شب معراج اللہ نے اپنی ذات کے اس غیب کو نبی سے پوشیدہ نہ رکھا انہوں نے کہا کہ حضور رحمۃ للعلمین ہیں اور 18 ہزار عالمین کے ہر ہر ذرے پر آپ کی رحمت سایہ کئے ہوئے ہے۔ ان کے بعد متحدہ عرب امارات دبئی کے ممتاز عالم ڈاکٹر عبدالرب انظاری نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمان کی علامت ہے ، ڈاکٹر انظاری، دبئی

اپنے خطاب میں فرمایا کہ ولی کی معرفت سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ ولایت خیر کا خزانہ اور محبت کا سرچشمہ ہے مقام ولایت کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جس کی ابتداء محبت سے ہوتی ہے اور جو ایمان کی حقیقت اور احسان کے مقام سے آگاہ کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ اور رسول ﷺ کی محبت ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم اولیاء کرام سے بھی محبت کریں یہ ہی مقام عدل و احسان ہے۔

فیصل آباد پاکستان کے مولانا پروفیسر سعید اسعد نے پنے خطاب میں کہا کہ قرآن میں اللہ نے رسول ﷺ کے ہاتھ کو پنا ہاتھ قرار دیا جس نے رسول اللہ کے احکامات کی پیروی کی اس نے گویا اللہ کا حکم مانا، ہمیں چاہیئے کہ ہم عالمی طاقتوں سے آزادی کیلئے جہاد کی راہ اختیار کریں کشمیر و فلسطین کی آزادی ہماری آرزو ہے جس کیلئے ہمیں تیاری کرنا چاہیئے۔

عالمی میلاد کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جامعہ ازھر، مصر کے نائب رئیس ڈاکٹر قصبی محمود حامد زلط نے کہا کہ روحانی زندگی انتہائی عجیب زندگی ہے، جو اللہ کی معرفت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے تو اللہ اس پر غیب کے علوم عیاں فرمادیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روحانی علوم اور دل کی پاکیزگی دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ حضور ﷺ معلم اعظم ہیں جو قیامت تک اپنی امت کی رہنمائی فرماتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حضور ﷺ کی دعوت اور پیغام کو سمجھیں جس میں ہمارے لئے فلاح ہی فلاح ہے۔ علم کے راستے سے ہم اللہ کی معرفت حاصل کرسکتے ہیں اور جس کا رابطہ اللہ سے ہوجاتا ہے تو اللہ اس پر علوم کے دروازے کھول دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علم حقیقی ہر موقع پر انسان کی رہنمائی کرتا ہے جو انسان اس دنیا کے فریب کو جان لیتا ہے اس پر تعجب ہے کہ اللہ کی طرف کیوں رجوع نہیں ہوتا انہوں نے دعا کی کہ اللہ دنیا کے مسلمانوں کو فتح و نصرت دے۔ (آمین)

جامعہ ملیہ دہلی کے استاد، اور انگریزی مترجم قرآن پروفیسر ڈاکٹر سید جمال الدین اسلم برکاتی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم وہ اہل محبت ہیں جو اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کے ساتھ اولیاء کرام سے بھی محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہ صرف پاکستان، ہندوستان بلکہ عالم اسلام کی اکثریت نبی کریم ﷺ کا نام لینے والوں ''یا رسول اللہ'' کہنے والوں پر مشتمل ہے انہوں نے

کہا کہ عشق نبی ﷺ
رسول ﷺ نہیں ہمارا
اپنے عقیدے کو اپنی
ساتھ رسول اللہ ﷺ
اور مثبت طریقے سے
کریں۔
صدام حسی
اور جامع مسجد امام ابو
طہٰ القیسی نے کانفرنس
کے سلسلے میں ہونے
منانے والے خوش نص
میں محفل میلاد کا انعقا
ڈاکٹر اسلم
----- مقا
ہوگا۔
ملتان، پا
سعید شاہ کاظمی نے کہ
جانوں پر ظلم کرو تو نب
تمہیں معاف کردیا
گے۔ ہمارے نبی محتر
والے ہیں جو سرکا
ہوں گے اور وہ اس
انہوں نے کہا کہ حض

کہا کہ عشق نبی ﷺ کے بغیر زندگی بیکار ہے جس مذہب میں تعظیم رسول ﷺ نہیں ہمارا اس مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہمیں چاہیئے کہ اپنے عقیدے کو اپنی ثقافت کا حصہ بنائیں اور امن و سلامتی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی محبت کے عقیدے کا پرچم تھامیں رکھیں

بندہ افضل واعلیٰ ہو جاتا ہے ترقی کی بلندی پر پہنچ جانا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم رسول ﷺ کا دامن تھام کر اتحاد کیلئے فضا کو پروان چڑھائیں انہوں نے کہا کہ روز محشر ہر گناہ گار شفاعت کیلئے رسول ﷺ کو ہی پکارے گا۔

میلاد منانے والے مسلمان خوش نصیب ہیں ، وائس چانسلر صدام یونیورسٹی، عراق

اور مثبت طریقے سے اپنے محبت بھرے عقائد کی ترویج و اشاعت کریں۔

صدام حسین اسلامک یونیورسٹی، بغداد کے وائس چانسلر اور جامع مسجد امام ابوحنیفہ، بغداد کے امام وخطیب ڈاکٹر عبدالغفور طہٰ القیسی نے کانفرنس سے خطاب میں کہا کہ عید میلاد مصطفیٰ ﷺ کے سلسلے میں ہونے والی یہ کانفرنس بڑی عظیم ہے۔ میلاد شریف منانے والے خوش نصیب ہیں جو مسلمان نبی اکرم ﷺ کی محبت میں محفل میلاد کا انعقاد کرے گا تو اس پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول

عالمی میلاد کانفرنس کے مہمان خصوصی حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں الازہری مدظلہ نے خطاب سے قبل پروفیسر سید جمال الدین کی ''قرآن کے تراجم کا تقابلی جائزہ'' کے عنوان پر انگریزی میں تحریر کردہ کتاب کی رونمائی کی۔ مفتی اختر رضا ازہری مدظلہ نے عربی میں نہایت فصیح و بلیغ خطاب کیا جسے علماء عرب وعجم نے بہت سراہا۔ بعد ازاں آپ نے عربی قصیدہ بھی پیش کیا۔ کانفرنس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ سرکار دوعالم ﷺ کے میلاد و مدحت کی محافل ہر عاشق رسول کیلئے باعث

ڈاکٹر اسلم جمال الدین کی انگریزی میں ''تقابل تراجم قرآن'' اور ڈاکٹر مجید اللہ قادری کے مقالہ ڈاکٹریٹ ''کنز الایمان اور معروف تراجم قرآن'' کی رونمائی کی گئی -----

ہوگا۔

ملتان، پاکستان سے تشریف لائے ہوئے مولانا حامد سعید شاہ کاظمی نے کہا کہ قرآن میں اللہ کا فرمان ہے کہ جب تم اپنی جانوں پر ظلم کرو تو نبی کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ اور اگر رسول نے تمہیں معاف کر دیا تو تم اللہ کو بھی انتہائی مہربان اور رحم والا پاؤ گے۔ ہمارے نبی محترم رؤف الرحیم ہیں مجرموں کی شفاعت کرنے والے ہیں جو سرکار کا دامن تھام کر معافی کا درخواست گزار ہوں گے اور وہ اس کی معافی قبول کر لیں تو وہ اللہ کو حقیقتاً پالیں گے انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو جانے سے

سعادت ہیں انہوں نے کہا کہ رسول کی محبت صحابہ کرام اہل بیت اور اولیاء کرام سے محبت ہمارا سرمایہ ایمان ہے جس پر کسی سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے مسلمانوں کو عشق رسول ﷺ کے اسی جذبے سے روشناس کیا انہوں نے کہا کہ رسول کی محبت اور ان کے اسوۂ حسنہ پر عمل ہمارے لئے باعث نجات ہے۔ ازہری صاحب کے عربی خطاب کا ترجمہ مولانا ابوالقاسم نے کیا۔

یمن سے تشریف لائے ہوئے مذہبی اسکالر (دار المصطفیٰ تریم یمن کے مہتمم) شیخ السید عمر حبیب یمنی نے کہا کہ

ہم اپنے دلوں کو تزکیہ نفس کی طرف راغب کریں اس لئے کہ حضور کی بعثت کا ایک مقصد تزکیہ نفس ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اہل سنت سرکار دو عالم ﷺ سے زیادہ قریب ہیں۔ ہمیں اپنے دلوں کو پاک کرنے کے لئے اسے اللہ کی یاد میں لگانا ہوگا۔ اخلاص کے ساتھ عمل کیا جائے جس کا درس ہمارے اولیاء کرام نے ہمیں دیا ہے

عقیدہ وہی ہے جو غوث اعظم کا ہے جو امام ابوحنیفہ کا ہے جو لعل شہباز قلندر کا ہے طالبان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی سرزمین کے پاسبان ہیں ہم حضور ﷺ کی محبت کے علمبردار ہیں اور صحابہ واہل بیت اور اولیاء عظام کی عظمت کے قائل ہیں طالبان اولیاء کرام کے فیوض و برکات کا نام ہے انہوں کے کانفرنس کے منتظمین کو

عالم اسلام کی اکثریت ''یا رسول اللہ'' کہنے والوں پر مشتمل ہے ، ڈاکٹر اسلم جمال الدین، انڈیا

انہوں نے کہا کہ جنہوں نے اخلاص کے ساتھ اس محفل میں شرکت کی وہ اللہ کی رحمت سے مستفید ہوں گے۔

کانفرنس میں تشریف لائے ہوئے دبئی عرب امارات کے وزیر اوقاف، ڈاکٹر شیخ عیسیٰ بن مانع نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ نے حضور ﷺ کی امت کو صابر و شاکر اور رسول سے عقیدت و محبت رکھنے والا بنایا۔ انہوں نے کہا کہ شیطان رسول کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ امتی کا اپنے نبی سے رابطہ ہو اور وہ رسول کی طرف متوجہ ہو جو شخص دنیا میں رسول سے محبت کرے گا اور آپ سے تعلق و روابط رکھے گا وہ قبر میں رسول کو شناخت کرلے گا اور جو رسول سے بغض و عداوت رکھے گا اس لئے جہنم کے دروازے کھلے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم لوگوں کو محبت رسول کی دعوت دیں اور انہیں دلائل سے قائل کریں۔

طالبان حکومت کے نمائندہ اور صوبہ قندھار افغانستان

افغانستان کا دورہ کرنے اور طالبان کے عقائد و معاملات کو سمجھنے کی دعوت بھی دی۔

کانفرنس میں برکاتی فاؤنڈیشن کے تحت چلنے والے قرآنی مدارس کے اساتذہ وطلباء میں ایوارڈ بھی تقسیم کئے گئے۔

انڈیا سے تشریف لائے ہوئے علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ تصوف اسلام کی روح ہے عوام کو چاہئے کہ وہ تصوف کی تعلیمات کو سمجھیں اور ان پر عمل کریں انہوں نے کہا کہ یہ محافل میلاد غلامان رسول کی علامت ہیں جن میں حضور رحمت عالم ﷺ کی فضیلت وعظمت اور خلق کا بیان ہوتا ہے۔

کویت کے سابق وزیر اوقاف شیخ سید محمد یوسف ہاشم الرفاعی نے کہا کہ عالمی میلاد کانفرنس، عالم اسلام کے اتحاد کی علامت ہے ہم کہیں کے رہنے والے ہوں ہماری کوئی بھی زبان ہو مگر محبت رسول ہمارے اتحاد کی بنیاد ہے ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ کی

میلاد منانے والے اہل سنت ہی مدینے کے تاجدار کے قریب ہیں ، شیخ عمر یمنی، یمن

کے ڈپٹی گورنر قاری امیر عبداللہ نے کانفرنس سے خطاب میں کہا کہ ہمارا عقیدہ وہی ہے جو عالم اسلام کی عظیم اکثریت کا ہے طالبان کے مذہبی عقائد کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کی گئیں جبکہ طالبان اور افغانستان کے عوام اولیاء کرام کے ماننے والے ہیں۔ ہمارا

رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اور آپس میں بھائی چارے اور محبت و اخوت کی فضا پروان چڑھائیں۔ انہوں نے کہا کہ مہاجرین وانصار بھائی بھائی ہیں اور یہ ہی صورتحال کراچی کی بھی ہے، ہم نے کلمہ پڑھ لیا ہم سب محمدی ہیں اور ایک رسول ﷺ کے ماننے والے ہیں

سندھی، پنجابی، مہاجر
کرنا اسلام کے خلا
خواہش رکھنے والے
عربی خطاب کا ترجمہ
علامہ سہ
پیش کیں۔ جس میں
کے تقدس کی پامالی
متحدہ کی پابندیاں
سندھی، پنجابی
تسلیمہ نسرین اور گ
کے قانون کے خا
سورتیں کم کرنے کی
گیا اور کانفرنس کی
اقدامات سے آگا
برکاتی فاؤنڈیشن کی
اس
اسلام کے ممتاز
کانفرنس کے شرکا
محبوب حضرت محم
کے مقام عظمت
باعث برکت ہیں
نظریات کی حا
عقیدت اولیاء کرا
اکثریت ان ہی
نعت کی محفلیں

سندھی، پنجابی، مہاجر، پختون، اور بلوچی کی بنیاد پر آپس میں نفرتیں کرنا اسلام کے خلاف ہے انہوں نے کہا کہ دوسرے کے قتل کی خواہش رکھنے والے مقتول مسلمان بھی جہنمی ہیں۔ ہاشم الرفاعی کے عربی خطاب کا ترجمہ علامہ شمس الہدیٰ مصباحی نے کیا۔

علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے مختلف قرار دادیں پیش کیں۔ جس میں فلسطین کے مسلمانوں کے قتل عام، مسجد اقصیٰ کے تقدس کی پامالی، مسلم ممالک کے خلاف امریکی ایماء پر اقوام متحدہ کی پابندیاں، اقوام متحدہ کے دہرے معیار، سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین اور گستاخان رسول کی پذیرائی کرنے، توہین رسالت کے قانون کے خاتمے کی مہم اور نہم دہم کی کتابوں سے قرآن کی سورتیں کم کرنے کی مذمت کی گئی۔ میلاد کانفرنس کا اعلامیہ پیش کیا گیا اور کانفرنس کی غرض و غایت اور اس سلسلے میں مختلف فیصلوں و اقدامات سے آگاہ کیا گیا۔ اس موقع پر عالمی دینی رفاہی ادارے برکاتی فاؤنڈیشن کا تعارف بھی پیش کیا گیا۔

اس کے بعد لبنان سے تشریف لائے ہوئے عالم اسلام کے ممتاز عالم اور شعلہ بیان مقرر شیخ جمیل الھر یری نے کانفرنس کے شرکاء سے خطاب میں کہا کہ اللہ نے اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا۔ رسول کے مقام عظمت مدحت اور اور محبت کے اظہار پر مبنی میلاد کی محفلیں باعث برکت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالم عرب کی اکثریت ان ہی نظریات کی حامل ہے جو عشق رسول حب صحابہ و اہل بیت اور عقیدت اولیاء کرام پر مبنی ہیں۔ سعودی عرب میں آج بھی عوام کی اکثریت ان ہی نظریات کی علمبردار ہے وہاں گھر گھر میں میلاد اور نعت کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں سرکار ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار ایک نیکی کا کام ہے جو بندے کو اللہ سے قریب کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف معاملات میں خوشی کا اظہار، رسول کی ولادت پر خوشی کے اظہار پر دلیل کی مہر ثبت کرتا ہے۔ سرکار دو عالم اللہ کے محبوب ہیں اور اللہ کے مقرب بندے ہیں اور اللہ کے محبوب کی تعریف و توصیف ایمان کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیطان اور اس کے پیروکار ایمان کے خلاف مصروف عمل ہیں، حبیب اللہ کے ماننے والوں کا شیطان کے ماننے والوں سے ہرگز اتحاد نہیں ہوسکتا انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ کے قدموں کی خاک ہمارے لئے باعث برکت وعقیدت ہے انہوں نے عشق رسول کے پرچم کے علمبرداروں کو خراج تحسین پیش کیا جو وسائل کی کمی کے باوجود اخلاص و محبت سے عشق رسول ﷺ کے چراغ فروزاں کر رہے ہیں۔

سندھی، پنجابی، مہاجر، پختون، اور بلوچی کی بنیاد پر نفرتیں اسلام کے خلاف ہیں ، شیخ یوسف رفاعی، کویت

اس موقع پر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی کے جنرل سیکریٹری اور کراچی یونیورسٹی شعبۂ ارضیات کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کے مقالہ ڈاکٹریٹ ''کنزالایمان اور دیگر معروف تراجم قرآن'' کا ایک نسخہ ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی نے نبیرہ غوث الاعظم مخدوم سید عبدالرحمٰن الگیلانی کو پیش کر کے اس کا افتتاح کیا جسے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل نے شائع کیا ہے یہ مقالہ بیرون شہر کے تمام علماء و مشائخ کو بھی ادارہ کی طرف سے تحفۃً پیش کیا گیا۔

مارہرہ شریف کے سید اشرف میاں برکاتی نے کہا کہ حضور ﷺ کے میلاد کی محفلیں مشیت خداوندی ہے اور آپ ﷺ کے ذکر کو تو خود اللہ نے بلند فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ جس ہستی کا ذکر اللہ نے بلند کیا اس کے ذکر کی عظمتوں رفعتوں کا کیا مقام ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو رسول ﷺ کی محبت میں اللہ کی عطا سے وہ مقام حاصل ہوا کہ میلوں دور سے حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشکل وقت میں مدد فرمائی اور حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نے میلوں دور سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی آواز کو سماعت فرمایا اور رہنمائی حاصل کی۔

عراق سے تشریف لائے ہوئے نبیرہ سیدنا غوث الاعظم مخدوم سید عبدالرحمٰن گیلانی جو عالمی میلاد کانفرنس کی صدارت فرما رہے تھے نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر اخلاص ومحبت کو پروان چڑھائیں یہ حضور ﷺ اور اولیاء کرام کی تعلیمات کا حصہ ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم گناہوں سے توبہ کریں جھوٹ کو ترک کردیں اپنے قلبی وفکری اور روحانی تعلق کو رسول اللہ ﷺ سے مضبوط بنائیں۔ انہوں نے جنگ خلیج میں عراق کی حمایت کرنے پر پاکستانی عوام کا شکریہ ادا کیا۔انہوں نے کہا کہ پوری دنیا مل کر بھی تم کو وہ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو تمہارے نصیب میں نہیں۔انہوں نے کہا کہ ہر سختی کے ساتھ آسانی ہے اور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ تین خیر ہیں اول جو عوامل ہیں انہیں پورا کریں ، جن چیزوں سے منع فرمایا گیا ان سے رکیں اور قدر کو مانیں ، انہوں نے کہا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم وہ رستہ اختیار کریں جو ہم کو جنت کی طرف لے جائے انہوں نے کہا کہ اچھے اخلاق والے بنو، شکر کرو، احسان کرو اور تکبر اور غرور کرنا تصوف کے خلاف ہے تصوف صبر کرنے کا درس دیتا ہے انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ تقویٰ اختیار کریں، انہوں نے کانفرنس کے منتظمین اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور سیدنا غوث الاعظم سے پاکستانی عوام کی محبت کو خراج تحسین پیش کیا۔

برکاتی فاؤنڈیشن کے مرکزی سرپرست اعلیٰ اور خانقاہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ شریف کے سجادہ نشین ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی نے اپنے خطاب میں اپنا تعارف کرانے کے بعد کہا کہ عشق رسول ﷺ ہمارے ایمان کی جان ہے اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا مسلک اسی عشق کا درس ہے۔انہوں نے کہا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ کے محبوب ﷺ کی اس طرح تعظیم وتوقیر کریں جیسا کہ اللہ چاہتا ہے۔انہوں نے عالمی میلاد کانفرنس کے انعقاد کو خوش آئندہ قرار دیتے ہوئے تمام منتظمین اور شرکاء کو مبارکباد پیش کی ۔ کانفرنس کا اختتام درود سلام اور دعا پر ہوا، فیصل آباد کے مولانا عطاء المصطفیٰ نے درود وسلام پیش کیا علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے دعائے خیر کی ۔عالمی میلاد کانفرنس میں بیرون پاکستان اور بیرون کراچی سے کثیر علماء ومشائخ نے شرکت کی ۔ جن کی تفصیل کیلئے معارف رضا کے یہ صفحات متحمل نہیں۔ کانفرنس کی کاروائی براہ راست انٹرنیٹ اور FM 100 ریڈیو سے نشر کی گئی۔

✦ ✦ ✦ ✦

سعودی عرب کے عوام گھروں میں آج بھی محافل میلاد منعقد کرتے ہیں ، شیخ جمیل ہریری، لبنان
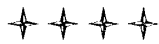
غریب کی قربانی

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ اگر کوئی فقیر ہو اور اس کو قربانی کی توفیق نہ ہو تو کیا کرے؟

فرمایا نماز عید کے بعد اپنے گھر میں آکر دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ الحمد کے بعد سورہ کوثر تین تین بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔

دکتور رضا
ہی صوفے پر بٹھایا او
کم اللہ" کے خیر
دکتور عبا
گاہ پر واپسی کیلئے
نے اطلاع دی کہ
عبدالحمید سالم میاں
عاصم میاں صاحب
ہی "پپی سٹی ہوٹل"
میں ہے لہذا ان
پیدل ہی دس منٹ
دی گئی وہ فوراً اپنے
جوان سے ملاقات
آئے اور ہم سے
۱۹۹۱ء-۱۹۹۲ء میں
پر ملاقات ہو چکی تھ
صاحب اور استاذ
کرایا مولانا ممتاز
مل چکے تھے۔
مولانا

(آٹھویں قسط)

سفرنامۂ قاھرہ

تحریر: سید وجاہت رسول قادری

دکتور خفاجی صاحب نے از راہ کرم اس فقیر کو اپنے پاس ہی صوفے پر بٹھایا اور محبت وشفقت سے ''مرحباً بکم، هیا کم اللّٰہ'' کے خیر مقدمی اور دعائیہ کلمات سے نوازتے رہے۔

دکتور عبدالمنعم خفاجی کے فلیٹ سے جب ہم اپنی قیام گاہ پر واپسی کیلئے نیچے اترے تو مولانا ممتاز احمد سدیدی الازھری نے اطلاع دی کہ بدایوں شریف کے سجادہ نشیں حضرت مولانا عبدالحمید سالم میاں صاحب مع اپنے صاحبزادے مولانا اسید الحق عاصم میاں صاحب قاھرہ تشریف لائے ہوئے ہیں اور وہ قریب ہی ''پیپی سٹی ہوٹل'' ٹھہرے ہوئے ہیں، چونکہ یہ ہمارے راستے ہی میں ہے لہٰذا ان سے بھی اس وقت ملاقات کرلی جائے چنانچہ ہم پیدل ہی دس منٹ کے اندر ہوٹل پہنچ گئے۔ انٹرکام پر انہیں اطلاع دی گئی وہ فوراً اپنے صاحبزادے اور کچھ ہندوستانی طلباء کے ساتھ جوان سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے نیچے تشریف لے آئے اور ہم سے بہت تپاک سے ملے، راقم سے اس سے قبل غالباً ۱۹۹۱ء-۱۹۹۲ء میں کراچی میں ان کے بھائی اقبال صاحب کے گھر پر ملاقات ہوچکی تھی۔ فقیر نے حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب اور استاذ دکتور السید حازم محمد المحفوظ صاحب کا تعارف کرایا مولانا ممتاز احمد سدیدی الازھری صاحب پہلے ہی ان سے مل چکے تھے۔

مولانا نے چائے بسکٹ اور سینڈوچ وغیرہ سے ہماری ضیافت کی۔

علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے ان کو حضرت علامہ عبدالقادر عثمانی بدایونی علیہ الرحمۃ کے صد سالہ یوم وصال منانے پر مبارک باد پیش کی اور معذرت کی کہ وہ (علامہ شرف صاحب) باوجود دعوت کے ویزہ نہ ملنے کے سبب بدایوں شریف اس مبارک موقع پر حاضر نہ ہوسکے۔ علامہ صاحب نے ان کے صاحبزادے مولانا عاصم میاں صاحب کو بھی تقریب کی مناسبت سے ایک یادگاری مجلّہ شائع کرنے پر مبارک باد پیش کی (واضح ہو کہ حضرت علامہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ وہی ذات گرامی ہیں جن کے ایماپر امام احمد رضا اور ان کے والد گرامی علامہ مولانا نقی علی خان رحمہما اللہ تعالیٰ، مارھرہ شریف حاضر ہوئے تھے اور خاتم الاکابر مولانا سید شاہ آل رسول احمدی قدس اللہ سرہ العزیز سے شرف بیعت حاصل کیا تھا) علامہ قادری صاحب نے حضرت صاحبزادہ عاصم میاں صاحب کو (جو مجلّہ کے مدیر ہیں) بعض مفید مشورے دیئے اور ایک علمی دینی مجلّہ کو باوقار بنانے کیلئے جس علمی اور تحقیقی اندازِ فکر کی ضرورت ہے اس سے آگاہ بھی فرمایا۔

مولانا سالم میاں صاحب مدظلہ نے ہم سے قاھرہ آنے کا مدعا دریافت کیا۔ ہم نے انہیں بتایا کہ بنیادی طور پر ہمارا یہ سفر علمائے جامعہ ازھر شریف اور علماء ومشائخ مصر سے ملاقات اور رابطے کا سفر ہے۔ اس سفر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم ان علماء و

اساتذہ سے خصوصی ملاقات اور تبادلہ خیال کریں گے جنہوں نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان پر تحقیقی اور تصنیفی کام کئے ہیں اظہار تشکر کے طور پر ہم انہیں گولڈ میڈل پیش کریں گے اور امام احمد رضا کے علمی مآخذ پر مزید تحقیق و تصنیف کی دعوت بھی دیں گے، نیز قاہرہ اور اگر موقع ملا تو اسکندریہ اور دیگر اہم شہروں کی جامعات اور لائبریریوں کا معائنہ کرنا اور وہاں مختلف شعبوں میں امام احمد رضا اور دیگر علمائے اہل سنت کی عربی تصانیف کا عطیہ بھی پیش کریں گے اور یہاں کے اولیائے کرام کے مزارات کی زیارت بھی مقصود ہے۔

حضرت مولانا سالم میاں نے اپنے سفر کی غایت یہ بتائی کہ اپنے صاحبزادے عاصم میاں کا جامعہ ازھر کے درجہ عالیہ (ایم-اے) میں داخلہ کے سلسلے میں آئے ہیں۔ اس کے علاوہ بغداد شریف میں ۱۳ تا ۱۵ ستمبر ہونے والی اسلامی کانفرنس میں بھی مدعو ہیں۔ یہاں سے وہ عمان پھر وہاں سے بغداد شریف بذریعہ کار جائیں گے۔ واپسی پر قاہرہ میں کچھ دن قیام کریں گے اور صاحبزادے کے جامعہ ازھر میں داخلہ ہو جانے کے بعد ممبئی (ہندوستان) واپس چلے جائیں گے۔ انہوں نے ہمیں دعوت دی کہ کل صبح یعنی ۸ ستمبر کو وہ امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیائے کرام عظام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات کی زیارت کی غرض سے اسکندریہ جا رہے ہیں، ہم دونوں (فقیر اور علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب) بھی ساتھ چلیں۔ ہم تو بسر چشم تیار ہو گئے لیکن بعد میں ہمیں خیال آیا کہ ۸ ستمبر کی صبح کو ہمیں جامعہ ازھر میں گولڈ میڈل ایوارڈ کے سلسلے میں پاکستانی سفارتخانے کے سکریٹری تعلیم جناب مفتی منیر صاحب سے ملاقات کرنی ہے اس لئے ہم نے معذرت کر لی۔ وہ اس سے قبل کئی مرتبہ قاہرہ تشریف لا چکے تھے جب ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ اتنی بار یہاں تشریف لائے کبھی آپ نے شیخ ازھر، رئیس، مفتی مصر، اساتذہ ازھر یا یہاں کے دیگر علماء و مشائخ سے کوئی ملاقات کی تو انہوں نے نفی میں جواب دیا جس پر ہمیں حیرت ہوئی۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ ان کے خیال میں یہ لوگ بدعقیدہ ہیں اس لئے انہوں نے ان سے ملاقات کی کوئی کوشش نہیں کی ہم نے عرض کیا کہ جامعہ ازھر شریف اور قاہرہ کے علماء و مشائخ اور یہاں کے عوام ۹۵ فیصد ہمارے ہم عقیدہ ہیں۔

(باقی آئندہ)

❁ ❁ ❁

صد سالہ جشن منظر اسلام

یادگار امام احمد رضا ''جامعہ رضویہ منظر اسلام'' بریلی شریف کا صد سالہ جشن صفر المظفر ۱۴۲۲ھ کو نہایت شان و شوکت سے منایا جا رہا ہے اس موقع پر ''ماہنامہ معارف رضا کراچی'' خصوصی مقالات و مضامین شائع کرے گا جبکہ ''ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی'' ایک ضخیم یادگاری مجلّہ شائع کر رہا ہے اہلِ علم سے مقالات و مضامین بروقت ارسال کرنے کی درخواست ہے دونوں رسائل کیلئے مقالات ادارہ کے پتے پر ارسال کیئے جا سکتے ہیں (ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل پوسٹ بکس نمبر 489 کراچی)

امام احمد رضا اور مرشدان مارہرہ

از علامہ مفتی احمد میاں برکاتی

(دوسری قسط)

دوسرا سوال : فاحشہ عورت سے پردہ سے متعلق ہے : یہ سوال حضرت نوری میاں قدس سرہ نے ۳۰ ر ذی الحجہ ۱۳۱۲ ھج کو بھجوایا : سوال و جواب ملاحظہ ہو :

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک فاحشہ سے پردہ جو آیا ہے وہ جس مصلحت سے ہے معلوم ہے ! مگر ایسا موقع ہو کہ باہم فاحشہ اور غیر فاحشہ مسلمہ' قرابتِ اخت عینی رکھتے ہوں تو وہ بھی اس حکم میں داخل ہے یا نہیں اور اگر کبھی کبھی بتقاضائے محبت خون اسے اپنے سے مل لینے دے تو کیا مرتکب کبیرہ ہوگی؟ بینوا توجروا۔

الجواب' قولِ علماء **لاینبغی للمراۃ الصالحتہ ان تنظر الیھاالمراۃ الفاجرۃ** کما فی السراج الوھاج **والھندیتہ** و رد المحتار' اور اسی طرح ارشاد الٰہی عزوجل **وَاِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ** ہر صورت کو عام ہے اور مصلحت بھی عام بلکہ ایسی قرابت قریبہ میں برا اثر پڑنے کا زیادہ احتمال کہ اجنبیہ سے نہ اتنا میل ہوتا ہے اور نہ اس کی طرف سے اتنا میل' **والمھاجرۃ لامثال ھذا لایعد من القطع المنھی عنہ' قد صح مثلہ عن الصحابتہ رضی اللہ تعالی عنھم فی اقل من ھذا منھم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما** ہاں یہ حکم احتیاطی ہے اگر نادراً کبھی کچھ دیر کو اسے مل لینے دے تو کبیرہ نہیں کما یدل علیہ **قولھم لاینبغی** مگر احتیاط ضروری ہے جب دیکھے کہ اب کچھ بھی برا اثر پڑتا معلوم ہوتا ہے فوراً انقطاع کلی کرے اور اس کی صحبت کو آگ جانے اور انصاف یہ ہے کہ برا اثر پڑتے معلوم نہیں ہوتا اور جب پڑتا ہے تو پھر احتیاط کی طرف ذہن قدرے دشوار ہے لہٰذا امان و سلامت جدا رہنے ہی میں ہے **وباللہ التوفیق** مولانا قدس سرہ العزیز مثنوی شریف میں فرماتے ہیں

ے
ناتوانے دور شو از یار بد ☆ یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا ہمیں برجان زند ☆ یار بد برجان و بر ایمان زند

واللہ تعالیٰ اعلم۔ (۱۰)

ایک اور سوال جو مسئلہ طلاق سے متعلق ہے' حضرت نوری میاں قطب عالم قدس اللہ سرہ نے' امام احمد رضا کو بھجوایا : غالباً یہ ۱۳۱۹ ھج کا واقعہ ہے' (اگرچہ مطبوعہ نسخوں میں ۱۳۹۱ ھج طبع ہوگیا ہے' جو قطعاً صحیح نہیں ہے کہ ۱۳۲۴ ھج میں حضرت واصل باللہ ہوگئے تھے) سوال و جواب ملاحظہ ہو :

مسئلہ ۔ از بدایوں مرسلہ اعلیٰ حضرت سید ابو الحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۰ ر ذی قعدہ ۱۳۱۹ ھج' ایک عورت سے ایک مرد اجنبی نے جبریہ زنا کیا شوہر نے سنا' تو اعتبار جبر نہ کرکے' یہ کلمات کہے کہ "میرے کام کی نہ رہی میں نے چھوڑ دی اگر آئے گی تو ناک کاٹ لونگا جہاں چاہے چلی جائے جو چاہے سو کرے" اور اس کو عرصہ سال بھر سے زیادہ گزر گیا۔ آیا طلاق پڑی یا نہیں وہ عورت دوسرا نکاح کرے یا نہ کرے خاوند نے باوجود فہمائش بھی رجوع نہ کیا بدستور مصر اسی بات کا ہے جو کہی تھی الفاظ طلاق صریح نہ تھے یہی تھے جو کہے فقط۔

الجواب:۔ عورت کو چھوڑ دینا عرفاً طلاق میں صریح ہے خلاصہ و ہندیہ میں ہے **لو قال الرجل لا مراتہ تر اچنگ باز داشتم**

او بہشتم او بلہ کردم وبائے کشانم کردم ترا فهنا کله تفسیر قوله طلقتک عرفاحتی یکون رجعیا ویقع بدون النیته اور جہاں چاہے چلی جائے کنایات طلاق سے ہے کلام میں تقدّمِ طلاقِ صریح کے باعث وہ بھی تنقیح نیت کا محتاج نہ رہا فی التنویر کنایته مالم یوضع له. واحتمله وغیره فلا تطلق بها الابنیته اودلالته الحال فی رد المحتار المراد بها الحالته الظاهرة المفیدة المقصودة و منها تقدم ذکر الطلاق بحر عن المحیط اور جبکہ یہ بائنہ اوس طلاق صریح رجعی سے ملی وہ بھی بائنہ ہوگئی- فان البائن یلحق الرجعی و ملحوقه یبطل خیار الرجعه فیصیر ان بائنین کما صرحوابه پس صورت مذکورہ میں عورت نکاح سے نکل گئی اوس پر دو طلاقیں بائن پڑ گئیں اگر اس مدت میں عدت گزر گئی ہو تو اوسے اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے- واللہ تعالیٰ اعلم- (۱۱)

سید شاہ جی میاں

آیئے اب بقیتہ السلف' تاج الخلف' زینت سجادہ برکاتیہ' متمکن مسند احمدیہ' رہبر راہ ھدیٰ' مرشد حق نما سند المتصلبین مولانا سید الشاہ ابو القاسم محمد اسمٰعیل حسن عرف شاہ جی رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضر ہوں' آپکی ولادت اور امام احمد رضا کی ولادت ایک ہی سال ۱۲۷۲ ھ میں ہوئی- فرق اتنا کہ حضرت شاہ جی میاں' امام احمد رضا سے نو ماہ آٹھ دن بڑے ہیں آپ کو شاہ جی میاں کا لقب' حضرت خاتم الاکابر' مجدد برکاتیت' قدوۃ العرفاء' امام السالکین' زبدۃ العارفین سید شاہ آل رسول مارہروی رضی اللہ عنہ نے عطا فرمایا تھا- (۱۲)

حضرت شاہ جی میاں قدس سرہ' اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو سوال بھجواتے ہیں

مسئلہ- از مارہرہ مطہرہ مسئولہ حضرت ابو القاسم سید اسمٰعیل حسن میاں صاحب دامت برکاتہم ۲۷ محرم ۱۳۰۶ ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چاندی سونے کی گھڑیاں رکھنا یا سیم و زر کے چراغ میں بغرض بعض اعمال کے فتیلہ روشن کرنا جس سے روشنی لینا کہ مقصود متعارفِ چراغ ہے مراد نہیں ہوتا' بلکہ قوتِ عمل و سرعتِ اثر و تنبیہہ مؤکلات مقصود ہوتی ہے' جائز ہے یا نہیں- بینوا توجروا

الجواب:- دونوں ممنوع ہیں علامہ سید احمد طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں قال العلامته الوانی المنهی عنه استعمال الذهب و الفضته اذالاصل فی هذا الباب قوله علیه الصلاة والسلام هذان حرامان علی ذکور امتی حل لاناثهم ولما بین ان المراد من قوله حل لاناثهم مایکون حلیا لهن بقی ما عداه علی حرمته سواء استعمل بالذات او بالواسطه اه و اقره العلامته نوح و ایده باطلاق الاحادیث الواردة فی هذاالباب اه ابوالسعود ومنه تعلم حرمته استعمال ظروف فناجین القهوة و الساعات من الذهب والفضته اه ملخصا علامہ شامی رد المحتار میں ان تصریحات علامہ طحطاوی کو ذکر کرکے فرماتے ہیں وهو ظاهر' اسی میں ہے الذی کله فضته یحرم استعماله بای وجه کان کما قدمناه ولو بلامس بالجسد ولذا حرم ایقاد العود فی مجمرة الفضته کما صرح به فی الخلاصته و مثله بالاولی ظروف فنجان القهوة و الساعته و قدرة التنباک التی یوضع فیها الماء و ان کان لایمسها بیده ولا بفمه لانه استعمال فیما صنعت له الخ اور یہ عذر کہ چراغ استصباح یعنی روشنی کیلئے ہوتا ہے اور یہاں اس نیت سے مستعمل نہیں تو جواز چاہیے لما فی الدر المختار ان هذا اذا استعملت ابتداء فیما صنعت له بحسب متعارف الناس والا فلا کراهته نامقبول ہے کہ اولاً عند التحقیق مطلق استعمال ممنوع ہے اگرچہ خلاف متعارف ہو لا طلاق الاحادیث والادلته کمامر کٹورا پانی پینے کیلئے بنتا ہے اور رکابی کھانا کھانے کو' پھر کوئی نہ کہے گا کہ چاندی سونے کے کٹورے میں کھانا کھانا یا اس رکابی میں پانی پینا جائز ہے- علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں ماذکرہ فی الدرر من اناطته الحرمته بالاستعمال فیما صنعت له عرفافیه نظر فانه یقتضی انه لو شرب و اغتسل بانیته الدهن او الطعام انه لا یحرم مع ان ذالک استعمال بلاشبهته داخل تحت اطلاق المتون والادلته الواردة فی ذالک الخ ثانیاً استصباح چراغ خانہ سے مقصود ہوتا ہے' یہ چراغ اس غرض کیلئے بنتا ہی

نہیں اور جس غرض کیلئے بنتا ہے اس میں استعمال قطعاً متحقق تو استعمال **فیما صنع لہ** موجود ہے اور حکم تحریم سے مفر مفقود۔ ہاں اگر سونے کا ملمع یا چاندی کی قلعی کرلیں تو کچھ حرج نہیں علامہ عینی فرماتے ہیں **اما التمویہ الذی لا یخلص فلا باس بہ بالاجماع لانہ مستھلک فلا عبرۃ ببقائہ لونا انتہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع و المآب۔** (۱۳)

سید مہدی میاں

اور یہ ہیں: سید مہدی حسن صاحب، جو بیٹے ہیں، سید شاہ ظہور حسین صاحب چھٹو میاں ولد سید شاہ آل رسول قدس سرہ کے، ولادت ۱۲۸۷ھ میں ہوئی اور اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ (۱۴)

دربار احمد رضا میں ۳ شعبان ۱۳۲۸ھ میں سوال بھیجتے ہیں:

سوال رشید احمد گنگوہی کے ایک مرید سے متعلق ہے جو یہ دعوا کرتا ہے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں کوئی کراہت نہیں، وہ حدیث سے ثابت ہے۔

امام احمد رضا، مجدد وقت، چھ صفحات میں مفصل جواب عطا فرماتے ہیں اور آخر میں فیصلہ فرماتے ہیں کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا، احادیث کی روشنی میں بے ادبی و جفا ہے۔ امام نے اس فتویٰ میں، کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں چار حرج ذکر فرمائے، پھر ان کے عذاب کا ذکر کیا، چار احادیث ذکر فرمائیں۔ اور مخالف کے دلائل کے آٹھ جوابات دیئے۔ پھر وجہ ترجیح کے تین قانون ذکر فرمائے، اور ضمن میں بہت سے فقہاء اور اطباء اور محدثین کے اقوال لائے۔ (۱۵)

یہی حضرت سید مہدی حسن صاحب، ۱۳۱۶ھ میں، امام احمد رضا مجدد وقت سے سوال پوچھتے ہیں کہ عورتوں کو لکھنا سکھنا شرعاً کیسا ہے؟ امام احمد رضا قدس سرہ جواب میں پانچ صفحات تحریر فرماتے ہیں، جن میں ثابت کرتے ہیں کہ اجازت کی اصلاً کوئی حدیث نہیں ہے۔ ممانعت کی احادیث موجود ہیں، آپ تین احادیث نقل فرماکر، تفصیل کے ساتھ، اس کے تمام مفہومات پر بحث فرماتے ہیں۔ (۱۶)

حوالاجات

۱۰۔ احمد رضا، امام، فتاویٰ رضویہ، مطبوعہ کراچی صفحہ ۱۱۴ جلد ۱۰

۱۱۔ احمد رضا، امام، فتاویٰ رضویہ، مطبوعہ سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد، صفحہ ۵۳۰۔۵۳۱ جلد ۵

۱۲۔ سید محمد میاں قادری، حضرت، تاریخ خاندان برکات مطبوعہ کراچی فروری ۱۹۸۷ء صفحہ ۵۷

۱۳۔ احمد رضا خاں، امام، فتاویٰ رضویہ مطبوعہ کراچی صفحہ ۳۲ جلد ۱۰

۱۴۔ سید محمد میاں قادری، حضرت، تاریخ خاندان برکات مطبوعہ کراچی فروری ۱۹۸۷ء صفحہ ۴۵

۱۵۔ احمد رضا خاں، امام، فتاویٰ رضویہ مطبوعہ کراچی صفحہ ۱۴۶ تا ۱۵۱ جلد دوم

۱۶۔ احمد رضا خاں، امام، فتاویٰ رضویہ مطبوعہ کراچی صفحہ ۱۸۰ تا ۱۸۴ جلد ۱۰

(باقی آئندہ)

دور ونزدیک سے
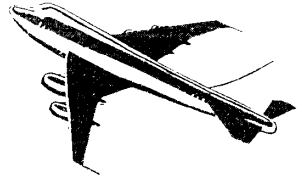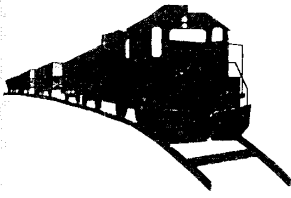
مرتبہ: شیخ ذیشان احمد قادری

راجہ محمد طاہر رضوی ایڈووکیٹ (جہلم)

''معارف رضا'' خوب جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اور ترقی دے، لاہور کے محمد عطاالرحمٰن نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی کی علمی خدمات پر رجسٹریشن کرایا ہے، جامعہ غوثیہ فریدیہ بلال گنج، ٹوبہ ٹیک سنگھ ''امام احمد رضا اور دوقومی نظریہ'' کے عنوان پر مقابلہ مضمون نویسی کرارہا ہے۔ قائد اعظم لائبریری لاہور کے پروفیسر عبدالرحمٰن بخاری دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد میں پہنچ گئے ہیں۔

''نعمان اعظمی الازھری ''(ازہر یونیورسٹی قاہرہ)

ہمیں اس حقیقت کے اعتراف میں کوئی تامل نہیں کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی عزت مآب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ کی نگرانی میں اپنے پرخلوص اراکین کے باہم تعاون سے امام احمد رضا خاں قدس سرہ کی شخصیت وتعارف، آپ کا علمی وفنی کمال نیز اسلام وسنیت کی بابت آپ کی گرانقدر خدمات سے پوری دنیا کو روشناس کرانے میں جس انہماک کے ساتھ مصروف ہے اور عالمی سطح پر جو نمایاں کردار ادا کر رہا ہے وہ یقیناً قابل تحسین اور لائق صد مبارکباد ہے، اس کے روشن افکار اور سرگرمیوں کی ایک جھلک یہاں قاہرہ، مصر میں آنجناب اور قبلہ شرف قادری صاحب کے قیام کے دوران فقیر نے ملاحظہ کی، گذشتہ دنوں ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ صاحب کے دولت کدہ پر حاضری کا اتفاق ہوا، اچانک ان کی مطالعہ کی میز پر نظر پڑی تو معارف رضا شمارہ جولائی ۲۰۰۰ء پر نظر پڑی۔ اجازت لے کر رسالہ لیا سرسری نگاہ سے اندر باہر دیکھا مختصر ملاقات کے بعد آنے لگا تو معذرت کے ساتھ ڈاکٹر موصوف سے اجازت لے کر رسالہ ساتھ ہی لے آیا، جاذبیت نے شوق مطالعہ اس قدر بڑھایا کہ پورا رسالہ بالاستیعاب ایک نشست ہی میں پڑھ ڈالا تمام مشمولات پسند آئے۔

علامہ حافظ محمد فاروق خان سعیدی

(امیر جماعت اہل سنت ملتان)

''معارف رضا'' اعزازی طور پر راقم کو برابر موصول ہو رہا ہے کرم نوازی کا شکریہ۔ پرچہ کا شدت سے انتظار رہتا ہے اور پھر پہلی فرصت میں پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں ایسے علمی رسائل وقت کی ضرورت ہیں۔

مولانا ممتاز احمد سدیدی (جامعۃ الازہر، مصر)

آپ حضرات کے تعاون سے کافی ساری کتب کے ساتھ بخیر قاہرہ پہنچ چکا ہوں۔ ایک بنگلہ دیشی طالب علم سید جلال الدین ''جامعۃ القاہرہ'' سے ماجستر کیا امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدہ اور تصوف پر کام کرنے کیلئے رجسٹریشن کرا چکے ہیں ان کی قاہرہ میں آپ سے ملاقات ہو چکی ہے ان کے موضوع کے اعتبار سے مواد ارسال فرمائیں۔ ڈاکٹر حسین مجیب مصری نے ڈاکٹر حازم صاحب کے تعاون سے ''حدائق بخشش'' کا منظوم عربی ترجمہ مکمل کرلیا ہے علاوہ ازیں ''کربلا بین شعراء الشعوب الاسلامیۃ'' کے نام سے ان کی ایک کتاب حال ہی میں طبع ہوئی ہے اس میں مولانا حسن رضا خاں کا تذکرہ اور ان کے بعض اشعار کا عربی نظم میں ترجمہ بھی شامل ہے۔ ''الزمزمۃ القمریۃ'' کا عربی ترجمہ کر چکا عنقریب ٹریسنگ پرنٹ نکلوا کر آپ کو ارسال کروں گا۔ ڈاکٹر حسین مجیب مصری، ڈاکٹر نجیب جمال اور کردی صاحب سلام کہتے ہیں۔

افتخار عارف (چیئرمین اکادمی ادبیات، اسلام آباد)

''معارف رضا'' شمارہ فروری ۲۰۰۱ء ملا۔ عنایت کہ آپ یاد رکھتے ہیں۔ کرم گستری کیلئے شکرگزار ہوں انشاء اللہ خود بھی استفادہ کروں گا اور اکادمی ادبیات پاکستان کے کتب خانہ کے توسط سے حلقے کے دیگر احباب بھی فیضیاب ہوں گے۔

محمد زبیر قادری (ایڈیٹر سہ ماہی افکار رضا ممبئی، انڈیا)

''معارف رضا'' ہر ماہ پابندی سے مل رہا ہے اس کے مضامین نے گرویدہ کر رکھا ہے مگر صفحات کی کمی کا شدت سے احساس ہوتا ہے۔ ''معارف رضا'' واقعی میں وقت کی ضرورت ہے کسی بھی رسالہ کو مستقل جاری رکھنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ ہمارے برادر مولانا غلام جابر شمس صاحب امام احمد رضا کے مکاتیب پر Ph.d کر رہے ہیں اس سلسلے میں وہ پاکستان آنا چاہتے ہیں آپ لوگ مدد کریں۔

سید محمد جلال الدین بنگلہ دیشی (جامعۃ القاہرہ، مصر)

میں جامعہ قاہرہ سے ''شعبہ فلسفہ'' میں ایم۔فل کر رہا ہوں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے میں نے ''الامام احمد رضا القادری وجہود فی مجال العقیدۃ الاسلامیۃ فی شبہ القارۃ الھندیۃ'' کے عنوان سے ایم۔فل کے مقالہ کا رجسٹریشن کرالی ہے اس خط سے پہلے مقالہ کا خاکہ روانہ کر چکا ہوں مطلوبہ کتب کی فہرست ارسال ہے امید ہے جلد نوازیں گے۔ فہرست کے علاوہ اور بھی کتب جو موضوع کے مطابق ہوں ارسال فرمادیں۔

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (بریلی، انڈیا)

رسالہ ''معارف رضا'' ماشاء اللہ روز بروز نکھرتا چلا جا رہا ہے، سفر نامہ قاہرہ پسند آیا جامعۃ الازھر پر رنگ رضا چڑھانے میں آپ حضرات نے بڑی محنت کی ہے آپ لوگوں کا یہ کام بڑا ہی اہمیت کا حامل ہے۔ رضویات پر ملکی اور بین الاقوامی خبریں ''معارف رضا'' کے ذریعہ ہی ملتی ہیں۔ ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کا مقالۂ ڈاکٹریٹ کسی صورت فقیر کو ضرور بھوادیں۔ آج کل برادر ڈاکٹر اقبال اختر القادری خوب لکھ رہے ہیں ہندوستان کے ہر اخبار اور رسالہ میں ان کا کوئی نہ کوئی مضمون ضرور ہوتا ہے ان پر ڈاکٹر مسعود صاحب کا صحیح رنگ چڑھا ہے۔

مولانا وارث جمال قادری

(صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت کمیٹی ممبئی، انڈیا)

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی محترم ڈاکٹر علامہ محمد مسعود احمد مظہری مدظلہ العالی کی سرپرستی میں عالمی سطح پر سواد الاعظم اہل سنت کا نشان عظمت اور باعث فخر وانبساط بنتا جا رہا ہے اور یہ سب بانی اداہ کے اخلاص کی برکتیں ہیں۔ معارف رضا نہایت علمی اور تحقیقی رسالہ ہے لیکن اس میں ایک زبردست کمی بھی ہے وہ ہے اس کی مختصر خوراک، صرف آدھے ایک گھنٹے میں پورا ختم ہو جاتا ہے اور تشنگی مزید بڑھ جاتی ہے، بہرحال آپ کی ٹیم خوب ہے اور لکھنے والے بھی خوب ہیں ان سب کو مبارکباد ''سفر نامہ قاہرہ'' معلوماتی سلسلہ ہے اس کے صفحات کو بڑھایا جائے۔ رسالہ بڑی پابندی سے بروقت مل کر آنکھیں ٹھنڈی اور عشق وعقیدت کو نئی نئی لذتوں سے شاد کام کر رہا ہے ورق ورق سے عشق امام احمد رضا کی چاندنی چمکتی ہوئی ہوتی ہے اور یہ سب ارباب ادارہ کی اس بے پناہ وابستگی کو ثابت کر رہا ہے جو انہیں حضرت امام احمد رضا کی ذات ستودہ صفات سے ہے۔

ایم شفیق چشتی (امریکہ)

''معارف رضا'' کے شمارے پیش نظر ہیں۔ معارف رضا کو ماہانہ نکالنے کا فیصلہ بہت اچھا ہے مگر اس میں بیرون ممالک مقیم پاکستانیوں کیلئے بھی مضامین شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے جبکہ انگریزی میں بھی مقالات شائع کریں یہاں کے نوجوان اردو سے نابلد ہیں انگریزی کے ذریعہ یہ لوگ خوب استفادہ کر سکیں گے ایک تجویز ہے کہ اگر فتاویٰ رضویہ سے روزمرہ کے عام مسائل نکال کر رسالہ میں شائع کریں تو ہم لوگ استفادہ کر سکیں گے اس سلسلے میں قبلہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب اور برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری صاحب کام کر سکتے ہیں۔ یہاں مسجد القرآن میں مجھے چھ ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے کام تیزی سے جاری ہے اب تک ساٹھ بچے قرآن پاک پڑھنے کیلئے رجسٹرڈ ہو چکے ہیں جن میں امریکی، افریقی، پاکستان، انڈین، بنگلہ دیشی، ترکش، عربی طلبہ شامل ہیں، حال ہی میں ایک امریکی نوجوان کو کلمہ شہادت پڑھانے کا شرف حاصل کیا ہے وہ بھی یہاں قرآن کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ کلاس میں اعلیٰ حضرت کی نعتیں بھی پڑھائی اور سکھائی جاتی ہیں۔ ادارہ کا تعاون رہا تو عنقریب ہم بھی یہاں ''امام احمد رضا کانفرنس'' کرائیں گے۔

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری (لاہور)

حضرت مولانا سید وجاہت رسول قادری صاحب مدظلہ، گرامی نامہ ملا مارہرہ شریف سے خلافت ملنے پر ہدیہ تبریک کا شکریہ! حضرت پروفیسر سید محمد امین میاں قادری مارہروی مدظلہ کی عنایت ہے کہ انہوں نے اس فقیر کو نوازا اور بہت ہی بھرپور طریقے سے مولائے کریم ان کا سایہ شفقت تادیر سلامت رکھے۔ مطالعہ المرات عربی آپ کو بھجوادی تھی امید ہے مل گئی ہوگی۔ فقیر بھی آپ کو دلائل الخیرات شریف کی اجازت عرض کرتا ہے فقیر کو مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر متعدد حضرات سے اجازت حاصل ہے۔

کتبِ نو

نئی کتب کے تعارف کی اشاعت کیلئے دو نسخے آنا لازمی ہیں (سید محمد خالد قادری)

"حدائق بخشش" (ڈیلکس ایڈیشن)

از......امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ

صفحات......288 (آفسٹ پیپر) ہدیہ......=/50 روپیہ

ناشر......ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، پاکستان
۲۵/جاپان مینشن، ریگل چوک، صدر، کراچی

"قربانی کے فضائل و مسائل"

از......علامہ محمد صدیق ہزاروی

صفحات......48 ہدیہ......=/10 روپیہ ڈاک ٹکٹ

ناشر......رضا اکیڈمی، محبوب روڈ چاہ میراں، لاہور

"حقوق والدین"

از......قاری محمد زمان علوی

صفحات......24 ہدیہ......=/10 روپیہ ٹکٹ

ناشر......رضا اکیڈمی، محبوب روڈ چاہ میراں، لاہور

"امام احمد رضا اور الجبرا"

از......ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی

صفحات......24 ہدیہ......درج نہیں

ناشر......مکتبۂ رضا، پورا گلی، مالی گاؤں (ناسک) انڈیا

"لاؤڈ اسپیکر پر نماز"

(اعلیٰ حضرت اور دیگر اکابرین اہل سنت کی تحقیقات)

مرتبہ......علامہ محمد حسن علی رضوی

صفحات......112 ہدیہ......=/36 روپیہ

ناشر......مسلم کتابوی، دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

"چشم و چراغ خاندان برکات"

از......پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

صفحات......24 ہدیہ......درج نہیں

ناشر......برکاتی فاؤنڈیشن، نیک محمد بلڈنگ، چھاگلا اسٹریٹ کھارادر، کراچی

"القادیانیه" (عربی)

از......الامام احمد رضا الحنفی

تعریب......محمد جلال رضا و منظر الاسلام

الورق......۱۱۷ هدیه......لا معارف

الناشر......الطلبة الهنود فی الازهر، قاهره

"الدولة المكية بالمادة الغيبية" (عربی)

المؤلف......شیخ الامام احمد رضا قادری الحنفی

الورق......۴۱۰ هدیه......-/۲۰۰ روفیه باکستانی

الناشر......(۱) الرضا مرکزی دار الاشاعت ۸۲/سوداغران، بریلی (یوفی) الهند
(۲) مکتبه رضائے مصطفی، جوك دار السلام کوجرانواله الباکستان

یطلب......المختار ببلی کیشنز ۲۵-جافان مینشن ریکل جوك صدر کراتشی، الباکستان

خزینة الخیرات

مرتبہ......ابوالسرور میاں محمد مسرور احمد

صفحات......64 ہدیہ......=/26 روپیہ

ناشر......ادارۂ مسعودیہ 5E،6/2 ناظم آباد، کراچی

سیدمحمد خالد قادری)

ر

ت"

ج نہیں

ریٹ کھارادر، کراچی

لاسلام

لامعارف

مرہ

یة"(عربی)

لحنفی

یه باکستانی

۸۲/سوداغران،

ك دار السلام

ینشن ریکل

2روپیہ